مِنَ اللّٰہ لا یغیر ما بقوم حتی یغیروا ما بانفسہم

انہ اوی القریہ

الحکم

چہ گویم با تو گر آئی چہا در قادیان بینی | دوا بینی شفا بینی غرض دار الامان بینی

اڈیٹر شیخ یعقوب علی تراب احمدی

پیشگی قیمت سالانہ

(۱) عوام سے ۳ (۲) خواص و معاونین سے ۱۰ (۳) ہندوستان سے باہر کے ۔ (۴) غیر مذاہب والوں سے ۔ (۵) اپنی جماعت کے غیر مستطیع دس روپیہ سے کم آمدنی والے لوگوں سے

نمبر (۱) | قادیان دار الامان مورخہ ۱۰ جنوری ۱۹۰۶ء مطابق ۱۴ ذیقعدہ ۱۳۲۳ھ | جلد (۱۰)

فہرست مضامین

انٹروڈکٹری نوٹ

ناظرینِ الحکم کو نیا سال مبارک ہو

اللہ تعالےٰ کے محض فضل و کرم سے الحکم کا یہ نمبر دسویں جلد کا پہلا نمبر ہے ۔ خدا کرے کہ یہ سال الحکم اور اسکے سرپرستوں اور معاونین کیلئے خیر و برکت کا سال ہو اور اسکے کاربردازوں اور خاکسار ایڈیٹر کو توفیق ملے کہ وہ اسکو زیادہ مفید اور دلچسپ بنا سکیں ۔

ان معاونین کا شکریہ ہے جنہوں نے اپنے واجب الادا مطالبہ کو بروقت ادا کیا اور توسیع اشاعت میں سعی کی اور ان حضرات کو توجہ دلائی جاتی ہے جنہوں نے ادائے فرض میں تساہل کیا ہے ۔ ایسے ہی بزرگواروں کی عدم توجہی کا اثر ہوتا ہے جو بعض اوقات اخبار کے بدیر شائع ہونے کی نوبت آجاتی ہے ۔ کاش! وہ قومی کاموں میں قومی فرائض کی نگہداشت کو ضروری سمجھیں ۔

توسیع اشاعت کے متعلق بار بار کیا کہوں اور کیونکر کہوں ناظرین سمجھ لیں کہ جب تک اشاعت ایک وسیع پیمانہ پر نہ ہوگی ۔ اسکے اثر کا دائرہ محدود اور تنگ ہوگا ۔ اسلئے ضرورت ہے غیر احمدیوں میں زیادہ اشاعت کی اسکے لئے آپ دوسرے صفحہ پر ایک مضمون پڑھیں گے ۔

سالِ رواں کے متعلق الحکم کی ترتیب میں کوئی تجدید ہوگی یا بحالت سابق ہی چلے گا میں کچھ نہیں کہہ سکتا ۔ یہ امور منحصر ہیں وقتی ضرورتوں پر صرف اتنا کہہ دیتا ہوں کہ اللہ تعالےٰ کے فضل اور اسی کی توفیق سے سعی کیجا دے گی کہ پہلے سے زیادہ مفید ہو ۔ وما توفیقی الا باللہ العلی العظیم ۔

ناظرین الحکم میری ذمہ داریوں سے بہت بڑی حد تک آگاہ ہیں اور وہ جانتے ہیں کہ میں آخر آدم زاد ہوں اور میری کمزوریوں اور ناتوانیوں کے لئے آدم زاد ہونا ہی کافی ہے کیونکہ خلق الانسان ضعیفا ارشاد خداوندی ہے ۔ پس وہ میرے لئے اخلاص اور ہمت کی ہمیشہ دعا کرتے رہیں کہ جب تک اللہ تعالےٰ کے علم میں مقدر ہے کہ میں اس قومی خدمت میں حصہ لوں وہ مجھے سچا اخلاص اور پوری طاقت عطا فرماوے آمین ۔

سالِ نو کے خطابات کی فہرست شائع ہوگئی ہے اور میں نہایت مسرت سے ظاہر کرتا ہوں کہ اس فہرست میں الحکم کے دو سرپرستوں کو بھی پاتا ہوں جن میں سردار محراب خان صاحب (بلوچستان) کو سردار بہادر کا اور جناب قاضی فقیر احمد صاحب بیٹوا ٹاچی (بلوچستان) کو خانصاحب کا خطاب دیا گیا ہے میں اس عطائے خطاب پر اپنے دونو مخدوم کرمفرماؤں کو سچے دل سے مبارکباد دیتا ہوں اور انہیں توجہ دلاتا ہوں کہ وہ اس خوشی کی تقریب پر الحکم کی ایک ہزار کاپی مفت اشاعت کے سلسلہ میں کم از کم دس دس اخبار جاری کرا دیں ۔

تازہ الہامات و رؤیا

۲۶ دسمبر ۱۹۰۵ء ۔ یا قمر یا شمس انت منی و انا منک

ترجمہ ۔ اے چاند ۔ اے سورج ۔ تو مجھ سے ہے اور میں تجھ سے ہوں فرمایا اس الہام میں خدا تعالیٰ نے ایکدفعہ اپنے آپکو سورج فرمایا ہے اور مجھے چاند ۔ اور دوسری دفعہ مجھے سورج فرمایا ہے اور اپنے آپکو چاند ۔ یہ ایک لطیف استعارہ ہے جسکے ذریعہ خدا تعالیٰ نے میری نسبت یہ ظاہر فرمایا ہے ۔ کہ میں ایک زمانہ میں پوشیدہ تھا اور اس کی روشنی کے انعکاس سے میں ظاہر ہوا اور پھر فرمایا کہ ایک زمانہ میں وہ خود پوشیدہ تھا ۔ پھر وہ روشنی جو مجھے دیگئی ہے ۔ اس روشنی نے اسکو ظاہر کیا ۔ یہ ایک مشہور مسئلہ ہے ۔ کہ نور القمر مستفاض من نور الشمس یعنی چاند کا نور سورج کے نور سے فیض حاصل کرنیوالا ہے ۔ پس اس الہام میں اول خدا تعالیٰ نے اپنے تئیں سورج قرار دیا اور اسکے انوار اور فیوض کے ذریعہ سے مجھ میں نور پیدا ہونا بیان فرمایا ۔ اس لئے میں قمر کہلایا پھر چونکہ میری روشنی سے جو مجھے دیگئی اسکا نام روشن ہوا ۔ اس لئے اس بنا پر مجھے سورج قرار دیا گیا اور خدا تعالےٰ نے آپ کو قمر قرار دیا کیونکہ وہ میرے ذریعہ سے ظاہر ہوا ۔ اور اس نے اپنا زندہ وجود میرے وسیلہ سے لوگوں پر نمایاں کیا ۔ یہ شمس و قمر کا خطاب الہام کے دوسرے حصہ کی تشریح ہے کہ انت منی و انا منک یہ ایک ایسی نظیر ہے ۔ جو انسان کے وہم و گمان میں نہیں آسکتی تھی

الہام دوم ۔ انا نبشرک بغلام ۔ نافلۃ لک ۔ نافلۃ من عندی

ترجمہ ۔ ہم تجھے ایک لڑکے کی خوشخبری دیتے ہیں ۔ وہ تیرے لئے نافلہ ہے ۔ وہ ہماری طرف سے نافلہ ہے ۔

۳۱ دسمبر ۱۹۰۵ء ۔ رؤیا ۔ دیکھا کہ مولوی عبد الکریم صاحب مرحوم کی قبر کے پاس تین اور قبریں ہیں اور ایک قبر پر لال کپڑا ڈالا ہے ۔

یکم جنوری ۱۹۰۶ء ۔ تین بکرے ذبح کئے جائیں گے ۔

فرمایا ۔ ظاہر پر عمل کرکے آج ہم نے تین بکرے ذبح کرا دیئے ہیں ۔

۳ جنوری ۱۹۰۶ء ۔ انی مع الافواج اتیک بغتۃ حرام علی قریۃ اھلکنھا انھم لا یرجعون ۔ و وضعنا عنک وزرک الذی انقض ظھرک ۔ ترجمہ ۔ میں فوج

زیر و زبر کر دے گا جیسا کہ لوطؑ کے زمانہ میں ہوا - اور پھر فرمایا اِنّی مع الافواج اٰتیک بغتۃً یعنی میں پوشیدہ طور پر فوجوں کے ساتھ آؤنگا اُس دن کی کسی کو بھی خبر نہیں ہوگی جیسا کہ لوطؑ کی بستی جب تک زیر و زبر نہیں کی گئی کسی کو خبر نہ تھی اور سب کہاتے پیتے اور عیش کرتے تھے کہ ناگہانی طور پر الٹائی گئی - پس خدا فرماتا ہے کہ اس جگہ بھی ایسا ہی ہوگا کیونکہ گناہ حد سے بڑھ گیا اور انسان حد سے زیادہ دنیا سے پیار کر رہے ہیں اور خدا کی راہ تحقیر کی نظر سے دیکھی جاتی ہے اور پھر فرمایا زندگیوں کا خاتمہ - اور پھر مجھے مخاطب کر کے فرمایا

قال ربّک انّہ نازل من السّماء ما یُرضیک رحمۃً منّا و کان امرًا مقضیًا یعنی تیرا رب کہتا ہے کہ ایک امر آسمان سے اتریگا جس سے تو خوش ہو جائیگا یہ ہماری طرف سے رحمت ہے اور یہ فیصلہ شدہ بات ہے جو ابتداء سے مقدر تھی - اور ضرور ہے کہ آسمان اوس امر کے نازل کرنے سے رکا رہے جبتک یہ پیشگوئی قوموں میں شائع ہو جائے - کون ہے جو ہماری باتوں پر ایمان لاوے بجز اوس کے کہ خوش قسمت ہو -

یاد رہے کہ یہ اعلان تشویش کے پہیلانے کے لئے نہیں بلکہ آیندہ تشویش کی پیش بندی کے لئے ہے تا کوئی بے خبری میں ہلاک نہ ہو - ہر ایک امر نیت سے وابستہ ہے پس ہماری نیت دکہہ دینے کی نہیں بلکہ دکہہ سے بچانے کی نیت ہے وہ لوگ جو توبہ کرتے ہیں عذاب سے بچائے جائیں گے - مگر وہ بد قسمت جو توبہ نہیں کرتا اور ٹھٹھے کی مجلسوں کو نہیں چھوڑتا اور بدکاری اور گناہ سے باز نہیں آتا - اسکی ہلاکت کے دن نزدیک ہیں - کیونکہ اوس کی شوخی خدا کی نظر میں قابلِ غضب ہے *

اسجگہ ایک امر اور قابل تذکرہ ہے کہ جیسا کہ میں پہلے بیان کر چکا ہوں - کہ خدا نے مجھے میری وفات سے اطلاع دی ہے اور مجھے مخاطب کر کے میری زندگی کی نسبت فرمایا کہ بہت تھوڑے دن رہگئے ہیں - اور فرمایا کہ تمام حوادث عجائبات قدرت دکہلانے کے بعد تمہارا حادثہ آئیگا - یہ اسبات کیطرف اشارہ ہے کہ ضرور ہے کہ میری وفات سے پہلے دنیا پر کچھہ حوادث پڑیں اور کچھہ عجائبات قدرت ظاہر ہوں تا دنیا ایک انقلاب کے لئے تیار ہو جائے اور اُس انقلاب کے بعد میری وفات ہو اور مجھے ایک جگہ دکہلا دی گئی کہ یہ تیری قبر کی جگہ ہوگی - ایک فرشتہ میں نے دیکھا کہ وہ زمین کو ناپ رہا ہے تب ایک مقام پر اوس نے پہونچکر مجھے کہا کہ یہ تیری قبر کی جگہ ہے - پھر ایک جگہ مجھے ایک قبر دکہلائی گئی کہ وہ چاندی سے زیادہ چمکتی تھی - اور اوسکی تمام مٹی چاندی کی تھی - تب مجھے کہا گیا کہ یہ تیری قبر ہے - اور ایک جگہ مجھے دکھلائی گئی اور اوس کا نام بہشتی مقبرہ رکہا گیا اور ظاہر کیا گیا کہ وہ اُن برگزیدہ جماعت کے لوگوں کی قبریں ہیں جو بہشتی ہیں تب سے ہمیشہ مجھے یہ فکر رہی کہ جماعت کے لئے ایک قطعۂ زمین قبرستان کی غرض سے خریدا جائے - لیکن چونکہ موقع کی عمدہ زمینیں بہت قیمت سے ملتی تہیں - اس لئے یہ غرض مدت دراز تک معرض التوا میں رہی اب اخویم مولوی عبد الکریم صاحب مرحوم کی وفات کے بعد جب کہ میری وفات کی نسبت بھی متواتر وحی الٰہی ہوئی - مینے مناسب سمجھا کہ قبرستان کا جلدی انتظام کیا جائے اس لئے مینے اپنی ملکیت کی زمین جو ہمارے باغ کے قریب ہے جسکی قیمت ہزار روپیہ سے کم نہیں اس کام کے لئے تجویز کی اور میں دعا کرتا ہوں کہ خدا اس میں برکت دے اور اسی کو بہشتی مقبرہ بنا دے اور یہ اس جماعت کے پاک دل لوگوں کی خوابگاہ ہو جنہوں نے در حقیقت دین کو دنیا پر مقدم کر لیا اور دنیا کی محبت چھوڑ دی اور خدا کے لئے ہو گئے اور پاک تبدیلی اپنے اندر پیدا کر لی اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے اصحاب کیطرح وفاداری اور صدق کا نمونہ دکہلایا - آمین یا رب العالمین -

پھر میں دعا کرتا ہوں کہ اے میرے قادر خدا اس زمین کو میری جماعت میں سے اُن پاک دلوں کی قبریں بنا جو فی الواقع تیرے لئے ہو چکے اور دنیا کی اغراض کی ملونی اُن کے کاروبار میں نہیں - آمین یا رب العالمین -

پھر میں تیسری دفعہ دعا کرتا ہوں کہ اے میرے قادر کریم اے خدائے غفور و رحیم تو صرف اُن لوگوں کو اسجگہ قبروں کی جگہ دے جو تیرے اس فرستادہ پر سچا ایمان رکھتے ہیں اور کوئی نفاق اور غرض نفسانی اور بدظنی* اپنے اندر نہیں رکھتے اور جیسا کہ حق ایمان اور اطاعت کا ہے بجا لاتے ہیں اور تیرے لئے اور تیری راہ میں اپنے دلوں میں جان فدا کر چکے ہیں جن سے تو راضی ہے اور جنکو تو جانتا ہے کہ وہ بکلّی تیری محبت میں کھوئے گئے - اور تیرے فرستادہ سے وفاداری اور پورے ادب اور انشراحی ایمان کے ساتھہ محبت اور جانفشانی کا تعلق رکھتے ہیں - آمین یا رب العالمین

اور چونکہ اس قبرستان کے لئے بڑی بھاری بشارتیں مجھے ملی ہیں اور نہ صرف خدا نے یہ فرمایا کہ یہ مقبرہ بہشتی ہے بلکہ یہ بھی فرمایا کہ اُنزل فیہا کلّ رحمۃ - یعنی ہر ایک قسم کی رحمت اس قبرستان میں اُتاری گئی ہے اور کسی قسم کی رحمت نہیں جو اس قبرستان والوں سے حصہ نہیں - اس لئے خدا نے میرا دل اپنی وحی خفی سے اس طرف مائل کیا کہ ایسے قبرستان کے لئے ایسے شرائط لگا دیئے جائیں کہ وہی لوگ اس میں داخل ہو سکیں جو اپنے صدق اور کامل راستبازی کی وجہ سے اُن شرائط کے پابند ہوں سو وہ تین شرطیں ہیں - اور سب کو بجا لانا ہوگا -

(۱) اس قبرستان کی زمین موجودہ بطور چندہ کے مینے اپنی طرف سے دی ہے لیکن اس احاطہ کی تکمیل کے لئے کسی قدر اور زمین خریدی جائیگی - جسکی قیمت اندازاً ہزار روپیہ ہوگی اور اس کے خوشنما کرنے کے لئے کچھہ درخت لگائے جائیں گے اور ایک کنواں لگایا جائے گا اور قبرستان سے شمالی طرف بہت پانی ٹھیرا رہتا ہے جو گذرگاہ ہے اسلئے وہاں ایک پل طیار کیا جائے گا اور ان متفرق مصارف کے لئے دو ہزار روپیہ درکار ہوگا سو کل یہ تین ہزار روپیہ ہوا جو اس تمام کام کی تکمیل کے لئے خرچ ہوگا - سو پہلی شرط یہ ہے کہ ہر ایک شخص جو اس قبرستان میں مدفون ہونا چاہتا ہے وہ اپنی حیثیت کے لحاظ سے ان مصارف کے لئے چندہ داخل کرے - اور یہ چندہ محض انہیں لوگوں سے طلب کیا گیا ہے نہ دوسروں سے -

بالفعل یہ چندہ اخویم مکرم مولوی نور الدین صاحب کے پاس آنا چاہئے لیکن اگر خدا تعالیٰ نے چاہا تو یہ سلسلہ ہم سب کی موت کے بعد بھی جاری رہے گا - اس صورت میں ایک انجمن چاہئے کہ ایسی آمدنی کا روپیہ جو وقتاً فوقتاً جمع ہوتا رہے گا - اعلاء کلمہ اسلام اور اشاعت توحید میں جس طرح مناسب سمجھیں خرچ کریں -

(۲) دوسری شرط یہ ہے کہ تمام جماعت میں سے اس قبرستان میں وہی مدفون ہوگا - جو یہ وصیت کرے - جو اوس کی موت کے بعد دسواں حصہ اوس کے تمام ترکہ کا حسب ہدایت اس سلسلہ کے اشاعتِ اسلام اور تبلیغ احکامِ قرآن میں خرچ ہوگا - اور ہر ایک صادق کامل الایمان کو اختیار ہوگا کہ اپنی وصیت میں اس سے بھی زیادہ لکھہ دے - لیکن اس سے کم نہیں ہوگا - اور یہ مالی آمدنی ایک بادیانت اور اہل علم انجمن کے سپرد رہے گی اور وہ باہمی مشورہ سے ترقی اسلام اور اشاعت علم قرآن و کتب دینیہ اور اس سلسلہ کے واعظوں کے لئے حسب ہدایت مذکورہ بالا خرچ کریں گے - اور خدا تعالیٰ کا وعدہ ہے کہ وہ اس سلسلہ کو ترقی دیگا اسلئے امید کیجاتی ہے کہ اشاعت اسلام کے لئے ایسے مال بھی بہت اکٹھے ہو جائیں گے اور ہر ایک امر جو مصالح اشاعت اسلام میں داخل ہے جسکی اب تفصیل کرنا قبل از وقت ہے وہ تمام امور ان اموال سے انجام پذیر ہونگے اور جب ایک گروہ جو متولی ان کا ہے فوت ہو جائے گا تو وہ لوگ جو اون کے جانشین ہوں گے اون کا بھی یہی فرض ہوگا کہ اُن تمام خدمات کو حسب ہدایت سلسلہ احمدیہ بجا لاویں ان اموال میں سے اُن یتیموں اور مسکینوں اور نو مسلموں کا بھی حق ہوگا جو کافی طور پر وجوہ معاش نہیں رکہتے اور سلسلہ احمدیہ میں داخل ہیں اور جائز ہوگا کہ ان اموال کو بطور تجارت کے ترقی دیجائے یہ مت خیال کرو کہ صرف دور از قیاس باتیں ہیں بلکہ یہ اُس قادر کا ارادہ ہے جو زمین و آسمان کا بادشاہ ہے - مجھے اس بات کا غم نہیں کہ یہ اموال جمع کیونکر ہونگے اور ایسی جماعت کیونکر پیدا ہوگی جو ایمانداری کے جوش سے یہ مردانہ کام دکہلائے - بلکہ مجھے یہ فکر ہے ہمارے زمانہ کے بعد وہ لوگ جن کے سپرد ایسے مال کئے جائیں

* بدظنی ایک سخت بلا ہے جو ایمان کو ایسی جلدی جلا دیتی ہے جیسا کہ آتشِ سوزان خس و خاشاک کو اور وہ جو خدا کے مرسلوں پر بدظنی کرتا ہے خدا اسکا خود دشمن ہو جاتا ہے اور اسکی جنگ کیلئے کھڑا ہوتا ہے اور وہ اپنے برگزیدوں کے لئے اسقدر غیرت رکھتا ہے جو کسی میں اسکی نظیر نہیں پائی جاتی میرے پر جب طرح طرح کے حملے ہوئے تو وہی خدا کی غیرت میرے لئے افروختہ ہوئی جیسا کہ اوس نے فرمایا - انّی مع الرسول اقوم و الوم من یلوم - و اعطیک ما یدوم - لک درجۃ فی السّماء و فی الّذین ہم یبصرون ولک نُری اٰیاتٍ و نھدم ما یعمرون - و قالوا اتجعل فیہا من یفسد فیہا قال انّی اعلم ما لا تعلمون - انّی مُہینٌ من اراد اھانتک - لا تخف انّی لا یخاف لدیّ المرسلون انّی امر اللہ فلا تستعجلوہ بشارۃ تلقاھا النّبیّون یا احمدی انت مرادی و معی - انت منّی بمنزلۃ توحیدی و تفریدی و انت منّی بمنزلۃ لا یعلمھا الخلق و انت وجیہ فی حضرتی اخترتک لنفسی - اذا غضبت غضبتُ و کلّما احببتَ احببتُ انزلک اللہ علی الخلق الحمد للہ الذی جعلک المسیح ابن مریم - لا یُسئل عمّا یفعل وھم یُسئلون - و کان وعدًا مفعولا نعصمک اللہ من العدا - و یسطوا بکل من سطا - ذالک بما عصوا و کانوا یعتدون - الیس اللہ بکافٍ عبدہ یا جبال اوّبی معہ و الطیر - کتب اللہ لاغلبنّ انا و رسلی - وھم من بعد غلبھم سیغلبون - ان اللہ مع الّذین اتّقوا و الّذین ھم محسنون - انّ الّذین اٰمنوا انّ لھم قدم صدقٍ عند ربّھم سلامٌ

وہ کثرت مال کو دیکھکر ٹھوکر نہ کھاوین - اور دنیا کی پیار نہ کرین - سو مین دعا کرتا ہون کہ ایسے امین ہمیشہ اس سلسلہ کو ہاتھ آتے رہین جو خدا کیلئے کام کرین - ہان جائز ہوگا کہ جن کا کچھ گذارہ نہ ہو اون کو بطور مدد خرچ اس مین سے دیا جائے -

(۳) تیسری شرط یہ ہے کہ اس قبرستان مین دفن ہونے والا متقی ہو اور محرمات سے پرہیز کرتا اور کوئی شرک اور بدعت کا کام نہ کرتا ہو سچا اور صاف مسلمان ہو -

(۴) ہر ایک صالح جو اوسکی کوئی بھی جائداد نہیں اور کوئی مالی خدمت نہین کر سکتا - اگر یہ ثابت ہو کہ وہ دین کے لئے اپنی زندگی وقف رکھتا اور صالح تھا تو وہ اس قبرستان مین دفن ہو سکتا ہے -

ہدایت

(۱) ہر ایک صاحب جو حسب شرایط متذکرہ بالا کوئی وصیت کرنا چاہین تو اُن کی وصیت پر عملدرآمد اون کی موت کے بعد ہوگا - لیکن وصیت کو لکھکر اس سلسلہ کے امین مفوض الخدمت کو سپرد کر دینا لازمی امر ہوگا اور ایسا ہی چھاپ کر شایع کرنا بھی کیونکہ موت کے وقت اکثر وصایا کا لکھنا مشکل ہو جاتا ہے اور چونکہ آسمانی نشانون اور بلاؤن کے دن قریب ہین - اس لئے خداتعالیٰ کے نزدیک ایسے وقت مین وصیت لکھنے والا بہت درجہ رکھتا ہے جو امن کی حالت مین وصیت لکھتا ہے اور اس وصیت کے لکھنے مین جسکا مال دائمی مدد دینے والا ہوگا اوسکو دائمی ثواب ہوگا اور خیرات جاریہ کے حکم مین ہوگا -

(۲) ہر ایک صاحب جو کسی دوسری جگہ مین ہون جو قادیان سے دور اس ملک کے کسی اور حصہ مین ہون - اور وہ ان شرایط کے پابند ہون جو درج ہو چکی ہین تو اُن کے وارثون کو چاہیئے کہ اُن کی موت کے بعد ایک صندوق مین اون کی میت کو رکھکر قادیان پہونچا دین اور اگر اس قبرستان کی تکمیل سے پہلے یعنی پل وغیرہ کی تیاری سے پہلے کوئی صاحب فوت ہو جائین جو حسب شرایط اس قبرستان مین دفن ہونگے تو چاہیئے کہ بطور امانت صندوق مین رکھکر اپنی جگہ دفن کئے جائین پھر تمام لوازم کی تیاری کے بعد جو قبرستان کے متعلق ہین قادیان مین اون کی میت لائی جائے - لیکن وہ صاحب جو بغیر صندوق کے دفن کئے جائینگے اون کا قبر مین سے نکالنا مناسب نہ ہوگا ٭٭

واضح ہو کہ خداتعالیٰ کا ارادہ ہے کہ ایسے کامل الایمان ایک ہی جگہ دفن ہون تا آیندہ کی نسلین ایک ہی جگہ اون کو دیکھکر اپنا ایمان تازہ کرین اور تا اُن کے کارنامے یعنی جو خدا کے لئے اونہون نے دینی کام کئے ہمیشہ کے لئے قوم پر ظاہر ہون -

بالآخر ہم دعا کرتے ہین کہ خداتعالیٰ اس کام مین ہر ایک مخلص کو مدد دے اور ایمانی جوش ان مین پیدا کرے اور اون کا خاتمہ بالخیر کرے آمین -

مناسب ہے کہ ہر ایک صاحب ہماری جماعت مین سے جن کو یہ تحریر ملے وہ اپنے دوستون مین اسکو مشتہر کرین اور جہانتک ممکن ہو اس کی اشاعت کرین اور اپنی آیندہ نسل کے لئے اسکو محفوظ رکھین - اور مخالفون کو بھی مہذب طریق پر اس سے اطلاع دین اور ہر ایک بدگو کی بدگوئی پر صبر کرین - اور دعا مین لگے رہین -

واٰخر دعوٰنا ان الحمد للہ رب العٰلمین

الراقم خاکسار

المفتقر الی اللہ الصمد غلام احمد

عافاہ اللہ واید - ۲۰ - دسمبر ۱۹۰۵ء

الا اے کہ ہشیاری و پاک زاد
مپے حرص دنیا مدہ دین بباد
بدین دار فانی دل خود مبند
کہ دارد نہان راحتش صد گزند
اگر باز باشد ترا گوش ہوش
ز گورت ندائے در آید بگوش
کہ اے طعمہ من پس از چند روز
پئے فکر دنیائے دون کم بسوز
ہر آن کو بدنیائے دون مبتلاست
گرفتار رنج و عذاب و عناست
بزیست آنکہ بر موت دار د نگاہ
بریدہ ز دنیا - و دیدہ براہ
سفر کردہ پیش از سفر سوئے یار
کشیدہ ز دنیا ہمہ رخت و بار
پئے دار عقبےٰ کمر بستہ جست
رہا کردہ سامان این خانہ سست
چو کار حیات است کاری نہان
ہمان بہ کہ دل بگسلی زین مکان
جہنم کہ زو داد فرقان خبر
ہمین حرص دنیا است جان پدر
چو آخر ز دنیا سفر کردنی ست
چو روزے ازین رہ گذر کردنی ست
چرا عاقلے دل بہ بندد دران
کہ ناگہ وزد برگل او خزان
بدین قحبہ بستن دل خود خطاست
کہ این دشمن دین و صدق و صفاست
چہ حاصل ازین دلستان دو رنگ
کہ گاہے بصلحت کشد گہ بجنگ
چرا دل نہ بندی بدان دلستان
کہ مہرش رہاند ز بند گران
برو فکر انجام کن اے غوی
ز سعدی شنو گر زمن نشنوی
عروسی بود نوبت ماتمت
اگر بر نکوئی بود خاتمت

ابن مریم مرگیا حق کی قسم
داخل جنت ہوا وہ محترم

قبل ازین جو کہ مین نے روزانہ پیسہ اخبار مطبوعہ ۱۱ - اگست مین ایک مضمون بعنوان "محاکمات تصلیب مسیح و شمعون" طبع کرایا تہا - اس سے مجھے امید تہی - کہ انصاف پسند حضرات کو اس مسئلہ پر اپنی تسکین کا موقع ملیگا - یہ امید اس حد تک تو پوری ہوئی - کہ پادری صاحب نے خاموشی اختیار فرمائی مگر فریق ثانی یعنی حاجی عبدالواحد صاحب اپنے خیال سے باز نہ آئے سمجھ مین نہین آتا کہ مسیح کی بجائے شمعون کو کیون صلیب دیگئی - آخر اس کیوجہ کیا تہی - اور کیا کسی زمانہ مین ایسا دہوکا کسی ایسے شخص کی نسبت کارگر ہو سکتا ہے جس کی ساری قوم دشمن ہو - تعجب ہے کہ ایک طرف تو عیسائی مذہب کے ناپاک عقیدہ کفارہ پر اعتراض کیا جاتا ہے - اور دوسری طرف ہمارے حاجی صاحب خود بہی کہ عقیدہ مین مبتلا ہو رہے ہین - اب اگر وہ یہ کہین کہ جملہ ولٰکن شبہ سے ثابت ہے - کہ مسیح سے ایک دوسرا شخص متشبہ ہو گیا تہا - تو یہ ان کی غلط فہمی ہے - جو روزمرہ کے مشاہدہ اور آیت واختلاف السنتکم و الوانکم ان فی ذالک لاٰیات اللعٰلمین کے بہی صریح مخالف ہے بلکہ اس سنت اللہ اور اختلاف کو بیان تک لاتبدیل دیکھا گیا ہے - کہ تو امی پیدائش بھی اس سے باہر نہین رہ سکی - اگر اس قسم کا تشکل روا ہوتا - تو دنیا کا ایک کام بہی نہ چل سکتا -

اس ترتیب مین حاجی صاحب کے تازہ مضمون مندرجہ پیسہ اخبار کو پڑھکر اس نتیجہ پر پہونچا ہون کہ ان کو اصل معاملہ اور قرآنی نکات سے ذرا بہی اطلاع نہین - ان کے ہر ایک مضمون کا یہی لب لباب ہوتا ہے - کہ مسیح صلیبی واقعہ سے پہلے ہی آسمان پر اٹھا لئے گئے تہے - مگر حاجی صاحب جبتک آسمان پر اٹھائے جانے کی کوئی معقول وجہ نہ بتلائینگے - اس دعویٰ بے دلیل کو کون مان سکتا ہے

کیا وہ اسباب کا کہین ثبوت دے سکتے ہین - کہ یہودی جس اعتراض کو مدنظر رکھکر مسیح کے قتل کا ارادہ کر رہے تہے - وہ جسمانی رفع کے متعلق تہا نہین ہرگز نہین - بلکہ مین بکرر وہ کیسا ہی کہتا ہون - کہ جسمانی رفع کا قرآن کریم مین کہین بہی ذکر نہین - ہان جس روحانی رفع پر وہ معترض تہے اس کی تصریح و تفہیم آیات مندرجہ ذیل مین موجود ہے -

اول تو اس قصہ کی اصلیت اور حقیقت معلوم کرنیکے لئے آیت فاتت بہ قومہا تحملہ قالوا یا مریم لقد جئت شیئاً فریا کے مضمون پر مطلع ہو نا ضروری ہے - تا کہ ہم معلوم کر سکین - کہ حضرت عیسےٰ کے فاتقوا اللہ واطیعون ان اللہ ربی و ربکم فاعبدوہ ہذا صراط مستقیم کہنے پر بہلا اہل یہودیون نے کیون انکار کر دیا محض ہو جہ کہ حضرت عیسےٰ علیہ السلام کی پاک ولادت کی حقیقت نہ سمجھ سکے جو "امراً مقضیا" کے ماتحت واقع ہوئی تہی - اور اس رائے کو زیادہ تقویت دینے کے لئے کتب سابقہ کے قایم کردہ معیارون کے مطابق کہ "جو پہانسی دیا جاتا ہے - وہ خدا کا ملعون ہوتا ہے" اور جہوٹا نبی قتل کیا جائیگا" قتل کی ایک ایسی تدبیر سوچی جو آیۃ ومکروا ومکر اللہ واللہ خیر الماکرین مین مضمر ہے - اور جب حضرت عیسےٰ علیہ السلام کو یہودیون کے اس مکر عظیم کی اطلاع ہوئی - تو نہایت غمگین ہوئے - اس پر خداتعالیٰ نے اپنے صادق نبی کو ان الفاظ مین تسلی دیکر چار وعدے فرمائے کہ یا عیسیٰ انی متوفیک ورافعک الی ومطہرک من الذین کفروا وجاعل الذین اتبعوک فوق الذین کفروا الی یوم القیامہ - ترجمہ اے عیسیٰ تحقیق مین ہی تجھے مارنے والا ہون - اور اٹھانے والا ہون اپنی طرف یعنی یہ ہرگز نہین ہوگا - کہ تو یہودیون کی تجویز کردہ موت سے مر کر مرفوع نہ ہو - اور ان الزامات سے جو یہودی تیری طرف منسوب کرتے ہین تجھے پاک کرنیوالا ہون - اور تیری تابعین کو تیرے منکرون پر فوقیت بخشونگا افسوس کہ حاجی صاحب نے یہودیون کے تجویز کردہ مکر کے مقابلہ مین متوفیک جیسے مبارک وعدہ اور اطمینان کے سمجھنے مین ایسی بطرح ٹھوکر کہائی ہے - کہ مطہرک کے مفہوم کو بہی نہین سمجھ سکے مذکورہ بالا وعدون کو جو مطہرک کا وعدہ تہا - وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے مبارک زمانہ مین اس طرح پورا ہوا کہ جب آپکے زمانہ مین حضرت عیسےٰ علیہ السلام کے تذکرہ پر یہودیون نے انہین سابقہ الزامات کو پیش کیا - تو آنحضرت نے امہ صدیقہ جیسی مبشر وحی کو پاکر ان کی کماحقہ تردید کر دی - اس کے علاوہ خداتعالیٰ نے یہودیون کی بہیا کی اور وجہ عدم تسلیم کو وبکفرہم وقولہم علی مریم بہتاناً عظیماً وقولہم انا قتلنا المسیح عیسیٰ ابن مریم رسول اللہ مین بیان فرما کر وما قتلوہ وما صلبوہ ولٰکن شبہ لہم سے ان کی پیش کردہ یعنی صلیبی موت کی نفی کی ہے - ہان صلیب پر چڑہائے جانے سے جو غشی طاری ہوگئی تہی اس سے یہودیون کو بہی حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی حالت مشابہ بمرگ کو دیکھکر حقیقی موت پر محمول کر لیا - اسکے بعد تعالیٰ پھر وما قتلوہ یقیناً بل رفعہ اللہ الیہ وکان اللہ عزیزاً حکیماً - کہکر یقینی طور پر نفی کرتا ہے - کہ وہ ہرگز یہودیون کی بیان کردہ موت سے نہین مرا - بلکہ بجائے اس کے وہ ان کی تجویز کردہ موت سے مر کر بہشتی کی طرف جاتا - اٹھا لیا اللہ نے اسکو اپنی طرف یعنی محل کرامت پر پہنچا دیا حاجی صاحب کی کون

... کوئی یہ خیال نہ کرے کہ صرف اس قبرستان میں داخل ہونے ...

سودیشی تحریک اور احمدی مسلمان

الحکم کے ناظرین کے لئے یہ پہلا موقع ہے کہ وہ اپنے اخبار میں سودیشی تحریک کا ذکر پڑھتے ہیں۔ میں اس ناگوار اور بصورت موجودہ نہایت ہی بیہودہ تحریک کے ذریعہ سے بھی الحکم کے کالموں کو پاک رکھنا چاہتا تھا لیکن جب یہ خطرہ متعدی بیماری کی طرح بڑھتا نظر آیا تو ضروری سمجھا کہ اپنے ناظرین کو اس زہریلی تحریک سے متنبہ کر دوں۔ میں یقیناً معصیت کا مرتکب ہوتا اگر اب بھی خاموشی سے کام لیتا۔

میں یہ بھی جانتا ہوں کہ الحکم میں سودیشی تحریک کے خلاف مضامین کا سلسلہ ہمارے خلاف اس جوش میں ایک اور اُبال پیدا کر دیگا جو پہلے ہی سے بہار کے سپوتوں۔ کانگرس کے سوامیوں اور لبرا کاٹ سمٹ کے پتا پرشوں کو ہمارے نیست و نابود کرنے کے متعلق ہے۔ لیکن محض اس خیال مخالف سے اس زہر کو پھیلنے دینا دانشمندی نہیں ہے۔ اور خصوصاً ایسی حالت میں کہ اس زہر کو تریاق کی رنگ میں پیش کر کے غریب مسلمانوں کو خطرناک مغالطہ دیا جاتا ہے۔

سودیشی تحریک کو نظر فریب بنا کر پیش کیا جاتا ہے اور بھولے بھالے اور سیدھے سادے مسلمان یہ سمجھ لیتے ہیں کہ اس کی غرض تو صرف ملکی اشیاء کا استعمال اور ان کی قدر ہے مگر وہ نہیں جانتے کہ اس منافقانہ کارروائی میں ایک نیش زنی ہو رہی ہے جو مسلمانوں اور ان کی ذریت کو ہمیشہ کے لئے ذلیل اور تباہ کرنے پر مبنی ہے۔ کیونکہ اس امر سے تو کوئی ناواقف نہیں ہے کہ ہماری قوم (جو اپنی شامت اعمال اور ترک قرآن کریم کیوجہ سے ہر پہلو اور ہر صورت سے گری ہے) اگر ان آریہ مہاشوں کے پہلو بہ پہلو چلنے کی سعی کرے تو یہ دھرم آتما اور اہنسا پرمو دھرما کے شبد سنانے والے پتا پرش کہنیاں مار مار کر غریب مسلمانوں کو نکال دینے کی سعی کرتے ہیں۔ . . .

. . . .

. . . .

اور انکو چین نہیں آتا جب تک وہ اس نکبت زدہ قوم کے ان افراد کو جو ان کے دوش بدوش چلنا چاہیں اپنے پاؤں میں کچل نہ لیں۔ ممکن ہے وہ لوگ جو ان کی اندرونی ریشہ دوانیوں اور نیش زنیوں سے ناواقف ہیں۔ ان حالات سے پورے باخبر نہوں۔ لیکن جو لوگ سلسلہ ملازمت۔ تجارت۔ صنعت و حرفت میں ان کے ساتھ چلتے ہیں انہوں نے دیکھا ہے کہ ان برادران یوسف نے کیا سلوک کیا ہے؟ میں اپنے ذاتی علم اور عام واقفیت کی بناء پر کہتا ہوں کہ ان لوگوں نے اپنا موٹو یہ قرار دے رکھا ہے

آریہ ورت آریہ مہاشاؤں کیلئے ہے
نہ مسلمان ملیچھوں کے واسطے

دشٹ اور ملیچھ ہمارا نام رکھتے ہیں۔ اور جہانتک انسے ممکن ہو سکتا ہے وہ ملازمت۔ تجارت۔ صنعت و حرفت کا ہر عرصہ اور حلقہ ہمارے لئے تنگ کرنا اپنی زندگی کا پرم دھرم سمجھتے ہیں یہ تو ہماری دنیوی حالت ان یاران طریقت کے سامنے ہے۔ اس سے بھی بدتر مذہبی حالت ہو رہی ہے۔ مذہب ایک ایسی شے ہے جس پر انسان جان اور مال سب کچھ قربان کر دیتا ہے۔ مگر شومی اعمال نے سو محتاج کا ایک محتاج ہمیں اسوقت بنا رکھا ہے اسلئے ان مہا پرشوں نے موقع پا کر اسلام پر حملے کرنے اور اس پاک اور مصفا چشمہ ہدایت کو مکدر اور گدلا کرنے میں کوئی دقیقہ فروگذاشت نہیں کیا۔ ہادی اسلام اور بزرگان ملت کی ستودہ صفات ذات پر محض ہو سے ناروا اتہام باندھے جاتے ہیں کہ کسی طرح سے ہمارا دل دکھیں۔ مسلمان بادشاہوں کے عہد حکومت پر ریمارک کرتے ہوئے ایسی رنگ آمیزی کی جاتی ہے کہ دیکھنے والا انہیں معاذاللہ ظالم۔ سفاک اور سنگدل تسلیم کرلے۔ اور اسطرح پر انکی قوم کے خلاف اپنے ہم چشموں اور بھائیوں میں جوش مخالفت پیدا کیا جاوے تاکہ اگر ان کا بس چلے تو وہ ان کو کچے ہی چبا ڈالیں یہ ہے ہماری عام حالت ان تعلقات کی جو اس آریہ قوم کے ہمارے ساتھ ہیں۔ ایسی صورت میں یقیناً یاد رکھو کہ محض اللہ ہی کا آسرا ہے اور گورنمنٹ انگلشیہ کی معدلت گستری اور رعایا پروری کا سہارا ہے جو ہم برائے نام باقی ہیں ورنہ اگر انکا بس چلے تو آج ہمارا خاتمہ کر ڈالیں۔

ایسی صورت اور ایسی حالت کے ہوتے ہوئے مسلمانو تم ہی بتاؤ کیا سودیشی تحریک ہمارے لئے مفید بابرکت۔ اور سودمند ہو سکتی ہے؟ ہرگز نہیں۔ وہ قوم جو مسلمان نام کی دشمن ہے اور جس نے فیصلہ کر لیا ہے کہ اس نام کو دنیا کے تختہ سے مٹا دیا جاوے۔ (اگرچہ وہ اس میں کامیاب نہو سکیگی انشاءاللہ العزیز) کیا وہ ہماری دوست اور بہی خواہ ہو سکتی ہے؟ کبھی نہیں۔

پھر کیسی بدنصیبی اور بدبختی ہوگی ان لوگوں کی جو مسلمان کہلا کر اس تحریک میں ان آریوں کے ساتھ ہوں۔ اگر تم ایسے ہی بے غیرت اور اپنے مذہب اور ہادی کی توہین سُن کر خاموش ہو رہنے والے ہو تو پھر تو کوئی شکوہ اور شکایت نہیں لیکن اگر تمہاری رگوں میں کچھ بھی اسلامی غیرت اور حمیت کا خون باقی ہے تو بس آج ہی ان سے قطع تعلق کرو۔

میرا اس سے یہ مطلب نہیں ہے کہ حسن اخلاق اور ہمدردی چھوڑ دو نہیں نوع انسان کیساتھ سلوک کرنا اور جہانتک ممکن ہو شفقت علی خلق اللہ کے اصول کو مدنظر رکھنا یہ تو اسلام کا عین شعار ہے لیکن یہ کبھی نہیں ہو سکتا کہ ایسے امور میں ہم ان لوگوں کے ساتھ شریک ہوں جو سراسر اسلام اور اہل اسلام کے لئے مضر ہوں۔ مذہبی تنفر اور عداوت جو اس قوم کو ہمارے ساتھ ہے اسکی داستان طویل اور پُردرد ہے اور میں جانتا ہوں بہت تھوڑے مسلمان ہونگے جو اس سے ناواقف ہونگے۔ دنیوی طور پر جسقدر ہم سے بیر کیا جاتا ہے اور ہمارے مفاد کو کچلا جاتا ہے وہ اب چھپی ہوئی بات نہیں ایک چپراسی بھی اگر مسلمان ہے تو اوس کے لئے لاہور سے لیکر کلکتہ تک کے ہندو اخبار شور مچاتے ہیں۔ اور احمدیوں کے ساتھ تو انکی مخالفت کا سٹیم اور بھی تیز ہو چکا ہے اسکی اصل وجہ یہی ہے کہ احمدی قوم انکے نفاق کا بھانڈا بر سر بازار پھوڑ دیتی ہے۔ اس سودیشی تحریک کے متعلق بھی جب ہمارے سید و مولیٰ امام حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے لالہ شرمپت رائے نے پوچھا اور خواہش کی کہ وہ اپنی جماعت کو انکے ساتھ جلسہ میں شریک ہونیکی اجازت دیں تو انہیں صاف جواب ملا کہ ہم اس میں شریک نہیں ہو سکتے تمہارا ہمارا ملاپ ہی کیا تم ہمارے مذہب کے دشمن ہمارے دشمن علاوہ بریں یہ تحریک محض تقسیم بنگال کے سوال کے اور کچھ نہیں اور ہرگز ہرگز یہ نیک نیتی اور ملکی خیر سگالی پر مبنی نہیں بلکہ اس میں بغاوت کی ملونی ہے اس قسم کا جواب جب انہیں دیا گیا تو اپنا سا منہ لیکر چلے گئے۔ اور انہوں نے وہ جلسہ جسکے لئے تحریک کرتے تھے آجتک نہیں کیا اس تحریر کے بعد اگر کوئی جلسہ ہو تو وہ اس کا نتیجہ سمجھا جاویگا ہاں اب کے سالانہ جلسہ پر جو دسمبر کی آخری تاریخوں میں ہوا پنڈت پورنا نند نے ایک لیکچر سودیشی تحریک پر دیا تھا اور اس میں دیہات کے جمع شدہ سکھوں اور زمینداروں اور دوکانداروں کو اکسایا اور ابھارا تھا کہ تم ملکی اشیاء کی قدر کرو۔ اور ولایتی چیزوں کے استعمال کو ترک کرو اور حلف اٹھاؤ لیکن وہ خالص سودیشی جلسہ نہ تھا۔ میری غرض اس امر کے اظہار سے کہ قادیان کی سماج نے یہ پروہ سودیشی جلسہ علانیہ نہیں کیا اور ان کی تجویزیں اندرونی منصوبوں تک ہی محدود رہی ہیں یہ ہے کہ انہوں نے دراصل ایک چال چلی تھی۔ اور احمدی جماعت کو بدنام کرنے کی ایک تدبیر سوچی تھی۔ لیکن احمدی جماعت محض خدا کے فضل سے انکی اس چال میں نہیں پھنسی تو انکو اتنی جرأت نہیں ہوئی کہ وہ علانیہ جلسہ کریں اگر انکی غرض محض نیک نیتی اور ملکی اور قومی بھلائی تھی تو اس امر کی کیا حاجت تھی کہ احمدی قوم ضرور ان کے ساتھ شریک ہو اگر وہ نہیں ہوتی تھی تب بھی وہ اس جلسہ کو کر لیتے کیا وہ اپنا مذہبی جلسہ ہم سے پوچھ کر کرتے ہیں؟ کبھی نہیں بلکہ جیسے اس جلسہ میں ہمارا دل دکھانا اور ہم کو نقصان پہونچانے کی تجاویز کو ملحوظ رکھنا ان کا کام ہے اسیطرح یہ سودیشی تحریک کا جلسہ تھا۔ سودیشی تحریک کو یہ ملک کی بہتری اور بھلائی کا ذریعہ خیال کرتے ہیں تو بہتر ہے پہلے اپنے گھروں سے تمام ولایتی بنی ہوئی چیزوں کو باہر پھینک دیں۔ اور اسباب کو جلا دیں یہ تماشا ہم بھی دیکھ لیں گے مگر نہیں یہ کبھی نہیں کریں گے اسلئے کہ غرض یہ نہیں ہے۔ اصل مطلب مسلمانوں کو بدنام کرنا ہے۔ اسلئے مسلمان عموماً اور احمدی خصوصاً یاد رکھیں کہ وہ کبھی ایسی تحریکوں میں شامل نہوں۔ انکو ضرورت نہیں کہ وہ ایسی باغیانہ حرکتوں میں حصہ لیں۔ ان پر خدا کا خاص فضل ہے جبکہ انکا امام گورنمنٹ انگلشیہ کے عہد میں پیدا ہونے پر ناز اور فخر کرتا ہے۔ تو ہمیں کسی اور کیساتھ کیا واسطہ؟ میں مفصل اور مدلل طور پر مختلف نمبروں میں اس تحریک کی برائیوں سے قوم کو آگاہ کرونگا بالفعل یاد رکھو ہمارے حضرت اس تحریک سے سخت بیزار اور اسکو نفرت کی نگاہ سے دیکھتے ہیں اور میں یقین رکھتا ہوں کہ کوئی بھی احمدی پسند نہیں کر سکتا کہ اس کام میں حصہ لے جو اسکے آقا و مولیٰ امام کے منشاء کے خلاف ہو۔ مسلمانوں کیلئے اس تحریک میں شریک ہونا سخت مضر اور منحوس ہے پس ہر شخص جو اس مضمون کو پڑھے اسکا فرض ہے کہ دوسرے مسلمانوں کو آگاہ کرے۔ یہ تحریک پولیٹیکل تحریک ہے جسکے نتایج خطرناک ہیں۔ اگلے نمبر میں میں اس پر اور بھی کھول کر بحث کرونگا۔ کہ اس تحریک میں شامل ہو کر مسلمانوں پر کیا کیا بُرے اثر پڑیں گے۔ انکے مذہب ان کی زبان ان کے اخلاق اور انکی تجارت پر اس کا بُرا اور مہلک اثر ہوتا ہے۔ اسلئے اس سے پرہیز کرو۔ مسلمان اخبارات کا فرض ہے کہ وہ اسوقت اپنے بھائیوں کو اس منحوس تحریک کی مضرتوں سے آگاہ کریں۔

تندرستی کا بیمہ

یعنی ڈاکٹر گنیش پرشاد بھارگو کا بنایا ہوا

نمک سلیمانی

قیمت فی شیشی خورد ۸ ۔ محصول ڈاک ۱ ۔ قیمت فی شیشی کلان ۸ ۔ محصول ڈاک ۵

جسکو کہ کمیکل اگزامینر اور کمسٹری ائیل اسکول لندن کے ممبر اور مشہور ڈاکٹر ڈبلو آر آر کرپیر صاحب ایف سی ۔ ایس ۔ اے ۔ آر ۔ ایس ۔ ایم نے جانچکر سرٹیفکیٹ عطا فرمایا ہے

یہ نمک سلیمانی امراض معدہ مثلاً کمی اشتہا پیٹ کا درد ۔ نفخ ۔ کھٹی یا جلی ہوئی ڈکاروں کا آنا ۔ غذا کا پورے طور سے ہضم نہ ہونا ۔ یا اس کی وجہ سے جو بیماریاں مثل اسہال ۔ ہیضہ ۔ سوء ہضمی ۔ بواسیر ۔ قبض وغیرہ کے ہوتے ہیں ۔ ان سب شکایتوں کو فوراً فائدہ کرتا ہے ۔ امتلائی کھانسی یا دمہ ۔ جو غذا کی پورے طور پر ہضم نہ ہونے کیوجہ سے اکثر پیدا ہو جاتا ہے ۔ گٹھیا زیادہ پیشاب ریاحی درد وغیرہ کو بھی بہت جلد دفع کر دیتا ہے ۔ چونکہ یہ نمک سلیمانی معدہ کی تمام خرابیوں اور بیماریوں کو دور کر کے اسکی قدرتی گرمی اور قوت کا محافظ رہتا ہے اس لئے حالت تندرستی میں اس کے استعمال سے بھوک بڑھتی ہے اور غذا پورے طور سے ہضم ہو کر معمول سے زاید خون صالح پیدا ہوتا ہے ۔

ہزاروں میں سے تازہ سرٹیفکٹ

جناب عزیز الدین احمد صاحب ڈپٹی کلکٹر فیض آباد سے ۲۴ ۔ نومبر کو تحریر فرماتے ہیں کہ میں نے آپ کے نمک سلیمانی کو بہت مفید پایا مہربانی فرما کر ایک شیشی اور بذریعہ ویلیو پیبل روانہ فرمائیے ۔

جناب حاجی حافظ محمد سلیم اللہ صاحب قاضی امرکوٹ سندھ سے تیرہ نومبر ۱۹۰۵ء کو تحریر فرماتے ہیں کہ آپ کے نمک سلیمانی کا تجربہ بیشتر بندہ نے کیا ہے برابر ہر مرض پر اکسیر کا حکم رکھتا ہے ۔

جناب مولوی عبد العزیز محمود صاحب اتالیق جناب راجہ صاحب بہادر کھلپی پور متعلقہ ایجنسی بھوپال بتاریخ ۱۳ ۔ نومبر ۱۹۰۵ء کو تحریر فرماتے ہیں کہ آپ کے اعجاز نما نمک سلیمانی نے عجب اثر دکھلایا ۔ چند روز کے استعمال سے شکایات معدہ رفع ہو گئیں خداوند کریم آپ کو اجر خیر دے میں اسکی بھی تصدیق کروں گا کہ آپ کا نمک سلیمانی قوت فزا بھی بدن و ہاضمہ کے لئے بھی اپنی آپ ہی نظیر ہے مہربانی فرما کر ایک شیشی بہت جلد بذریعہ ویلیو پی ایبل بھیجکر ممنون فرمائیے ۔

ملنے کا پتہ **لے نونہال سنگھ بھارگو منیجر کارخانہ نمک سلیمانی محلہ گائے گھاٹ شہر بنارس**

عمدہ مفید دلچسپ اور نصیحت آموز کتابیں

شادی خانہ آبادی ۔ ۱۰ ۔ مہینے میں ہزار کتابیں ختم ہوئیں یہ دوسرا ایڈیشن ہے بقیمت ۱ ۔ انیس خلوت ۔ (عورتوں سے کیونکر اور کیسا برتاؤ کیا جائے) ۱ ۔ دوستی ۱ ۔ راستی تعصب ۱ ۔ پانی (استعمال کا طریقہ اور اس کی شناخت) ۱ ۔ قرض ۱ ۔ شراب خانہ خراب ۱ ۔ عیاشی کس طرح بند ہو سکتی ہے قیمت ۱ ۔ نوکری اور اوسکا فرض ۱ ۔ ماں باپ کا استاد ۱ ۔ وقت اور محنت ۱ ۔ علاج الطاعون (مفصل حالات ۲۸ باب میں درج ہیں) ۲ ۔ گفتگو ۔ ۲۶ طریقوں سے مختلف لوگوں سے بات کرنیکا بیان ۲ ۔ معلم ۔ نوعمر لوگوں کے لئے مفید نصیحتیں اور ہر معمولی کام کرنیکا اچھا طریقہ ۲ ۔ مقدمہ بازی ۱ ۔ خانہ داری ۱ ۔ اگلزار حقیقت ۱ ۔

ملنے کا پتہ لے منیجر سلیمانی پریس محلہ گائے گھاٹ شہر بنارس ۔

مفت مفت

اگر ہمارے سرمہ کی شیشی کی مہر سے اشاعت ٹریڈ مارک نہ ہوگا تو وہ جعلی سمجھا جاویگا

۵۰ ہزار ٹریکٹ بطور نمونہ مفت

سرمۂ نور

نمونہ کی تعداد پانچ ہزار سے بڑھا کر پچاس ہزار ٹریکٹ کر دی گئی ہے ۔ مرکانٹ کا آنے پر روانہ ہوگی یہ وہ سرمہ ہے جو پانچ سال سے برابر مفت تقسیم ہو رہا ہے دنیا کے قریب قریب ہر حصہ میں اس کے خریدار موجود ہیں سیکڑوں سارٹیفکٹ ہمارے پاس معزز ڈاکٹروں اور حکیموں رئیسوں اور عہدہ داروں کے موجود ہیں جنکے شائع کرنے کے واسطے ایک کتاب کا حجم درکار ہے ۔ مفید ہونیکا اس سے زاید اور کیا ثبوت ہوگا کہ یکم دسمبر سے صرف ۱۲۱ ۔ ڈسٹرکٹ ۲ ہزار ٹریکٹ نمونہ کی لوگوں نے منگوائیں ۔ اسپر تجربہ کا جدہ ۷ فیصدی کی فرمائشات آچکی ہیں اور یہ بھی ظاہر کر دینا ضروری ہے کہ یہ نسخہ ایک فقیر صاحب کمال کا عطیہ ہے اور انہیں کی اجازت سے اشاعت عام کی گئی ہے آنکھ کا کوئی مرض ایسا نہیں جسپر دس بیس بار تجربہ نہ ہوا ہو ہر مرض میں بے حد مفید ثابت ہوا ہے ۔ ابتدائی نزول الماء میں اگر کسی سرمہ سے فائدہ حاصل کیا ہے تو اسی سرمہ نے ۔ ورنہ قریب قریب تمام ڈاکٹر اور اطبا اس امر پر متفق ہو گئے ہیں کہ نزول الماء کا سوائے قدح کے اور کوئی علاج نہیں ۔ جالا ۔ پھولا ۔ دھند ۔ غبار ۔ سبل ۔ پانی جانا ۔ ٹیڑھا بال خارش ۔ موتیا بند ابتدائی ۔ سرخی ناخنہ وغیرہ وغیرہ کو چندہی روز کے استعمال سے جڑ سے کھوتا ہے بصارت بڑھاتا ہے علم طور پر اس کے استعمال سے عینک کی حاجت نہیں رہتی اور حالت مرض میں لگائے تو ازالۂ مرض کیلئے اکسیر ہے ۔ ایک تولہ سرمہ سال بھر سے زاید کے لئے کافی ہے ہر حصہ ملک میں ایجنٹوں کی ضرورت ہے ۔ تاجروں و دوا فروشوں اور ڈاکٹروں کو اسطرف متوجہ ہونا چاہئے ۔ اور قواعد ایجنسی درخواست آنے پر روانہ کئے جاوینگے ۔ دریافت طلب امور کیلئے جوابی کارڈ یا ٹکٹ آنا ضروری ہے ۔ فرمائشات ویلیو پی ایبل منگوانے پر جانبین کا اطمینان ہوگا ۔ محصول وغیرہ ذمہ خریدار بلحاظ فائدہ عام قیمت سرمہ خاکی فی تولہ عہ ۔ سرمہ سیاہ بھری فی تولہ ۸

کم خرچ بالا نشین

دیسی تجارت کو ترقی دینے کیواسطے ہمنے سوتی لنگی اور شروع اور مختلف الوضع پختہ رنگ کی طیاری کا بھی انتظام کیا ہے جو مستورات کیواسطے نہایت عمدہ تحفہ ہے ۔ اور خوش وضعی میں یہاں کے چابک دست کاریگروں نے یہ کمال دکھایا ہے کہ بالکل ریشمی معلوم ہوتے ہیں اور پائیداری میں تو ریشمی کی کوئی حقیقت نہیں ہے ایک مرتبہ منگا کر ملاحظہ تو فرمائیے ۔ قیمت فی تھان قسم اول طول ۱۲ گز ۔ ۱۰ گرہ عرض ۱۴ گرہ عہ + قیمت فی تھان قسم دوم ۔ طول ۱۲ گز ۸ گرہ عرض ۱۰ گرہ عہ

جملہ خط و کتابت و ترسیل زر بنام منیجر کارخانہ سرمہ نور کاکوری ضلع لکھنؤ ہونی چاہئے

المشتہر محمد اعجاز علی مالک کارخانہ سرمہ نور کاکوری

نئی شرط

اس کارخانہ نے اشتہاری دہوکہ سے بچانے کی تجویز کی ہے کہ ہر دوا کا نمونہ پوسٹ کارڈ آنے پر روانہ کیا جاوے ۔ **سرمہ سلیمانی** یہ سرمہ امراض چشم کا جانی دشمن ہے جسکے چند روز کے استعمال سے جالا پھولا ۔ دھند ۔ آشوب چشم ۔ ٹیڑھا بال ۔ آنکھوں سے پانی بہنا ۔ نزول الماء وغیرہ کو فوراً دفع کرتا ہے آزمایش ضرور کیجئے ۔ بعدہ طلب کرنا قیمت فی تولہ ۸ **منجن دندان** جس کے استعمال سے ہر طرح خواہ مسوڑھے کا کیسا ہی بیتاب کردہ درد ہو یا مسوڑہ ورم کر گیا یا دانتوں سے خون جاری ہو فوراً دفع کرتا ہے اور جملہ امراض دفع ہو کر دانت مثل موتی کے نکل آتے ہیں قیمت فی بکس ۱۲ **پوڈر ریال الصفا** ۔ یہ پوڈر دیگر پوڈروں کی طرح نہ تو جلد کو خراب کرتا ہے اور نہ جلن کرتا ہے بلکہ جائے مستعملہ نہایت نرم اور صاف ہو جاتی ہے اور تین منٹ میں خارج کر دینا اسی کا کام ہے قیمت فی ڈبیا خورد ۲ کلاں ۱۲

المشتہر حکیم سرفراز حسین و حکیم محمد حسین مالکان کارخانہ احمدیہ مقام بلب گڑھ ضلع دہلی

کارخانہ احمدی راحت روح عطریات

یہ کارخانہ قنوج میں قدیم ہے بلحاظ تغیرات زمانہ اگرچہ اور کارخانے کثرت سے ہو گئے ہیں بلحاظ قدامت اب اسے ترقی دیگئی ہے اور عطر و تیل وغیرہ لوازمات صفائی سے تیار کئے جاتے ہیں اور خوش معاملگی سے کارخانہ انجام دیتا ہے ۔ شائقین بطور نمونہ ضرور طلب کریں ۔

راقم محمد عبد اللہ و سعد اللہ تاجران عطر قنوج

کارخانہ عطر فرحت افزا النسیم

اگر آپکو عمدہ عطر و تیل کی ضرورت ہو تو قنوج کے مشہور قدیم کارخانہ فرحت افزا النسیم سے منگوائیے دماغ خوش ہو جاویگی مختصر فہرست یہ ہے ۔

گلاب	۲ سے عہ تک	مشک عنبر	۸ سے صہ تک
کیوڑہ	۲ " صہ "	بدمست	۲ " " "
موتیا	۲ " " "	باندادی	۲ سے تک
حنا	۲ " " "	جین	۲ " " "
چنبیلی	۲ " " "	ناگر تیل	۸ فی شیشی

مفصل فہرست منگوانے سے بھیجی جاوے گی ۔

المشتہر حکیم ... کارخانہ عطر قنوج

انوار احمدیہ پریس قادیان میں شیخ یعقوب علی تراب احمدی اینڈ سنز مالکان کے اہتمام سے چھپکر شائع ہوا

الحکم کی ایک ہزار کاپی مفت

بکوشید اے جوانان تا بدین قوت شود پیدا
بہار و رونق اندر روضۂ ملت شود پیدا

مین نے بارہا ظاہر کیا ہے کہ حضرت حجۃ اللہ مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی دو مختلف شانین ہین اور ان کے لحاظ سے آپ کے دو مختلف کام ۔ مسیح موعود کی حیثیت سے آپکا کام **کسر صلیب** ہے اور مہدی معہود کی نسبت سے آپ کی بعثت کی غرض اندرونی مفاسد کی اصلاح اور علمی اور اعتقادی اور عملی کمزوریون کو درست کرنا ہے۔ کسر صلیب کے لئے میگزین کام کر رہا ہے اور اندرونی اصلاح کے لئے آپکا یہ **قومی خادم** الحکم نو سال سے حتی المقدور ساعی ہے اور خدا تعالےٰ کا شکر ہے کہ تین سال سے اس کا ایک اور **بازو بدر** بھی پیدا ہو گیا ہے۔ کسر صلیب کے لئے میگزین کے لئے میگزین کے معاونین کا پیدا ہونا یون تو اللہ تعالےٰ کے فضل پر موقوف ہے مگر جب تک اندرونی اصلاح کا دائرہ وسیع نہ ہو ان معاونین کا حلقہ وسیع نہین ہو سکتا اس حیثیت سے ایک لطیف استعارہ کے طور پر مین کہ سکتا ہون کہ مسیح موعود کی راہ صاف کرنے کے لئے یہہ اردو پرچے ایلیا کی حیثیت سے کام کر رہے ہین لیکن مین دیکھتا ہون کہ باوصفیکہ قوم ان **مفاد** اور منافع کو جو الحکم کے ذریعہ اسے **نو سال** مین اور بدر کے ذریعہ تین سال مین پہونچے ہین محسوس کر چکی ہے لیکن ابھی تک تین لاکھ کی جماعت اردو کے دو اخبارون کی کافی اشاعت کا انتظام نہین کر سکی جن مین سے ایک **نو سال** سے جاری ہے۔ یہہ حق واجب قوم پر ہے اور قوم ہی کے فائدہ کے لئے ہے۔

مجھے بعض اوقات بیحد افسوس ہوا کرتا ہے جب ایک شخص الحکم خرید کرتا ہے تو لکھتا ہے کہ بدر بند کر دو اسکی بجائے الحکم جاری کر دو یا الحکم بند کر دو اسکی بجائے میگزین جاری کر دو۔ یہہ کوئی خوبی کی بات نہین بلکہ افسوس ناک امر ہے اسکی ایسی ہی مثال ہے کہ مدرسہ کا چندہ بند کر کے لنگر مین دیا جاوے یا لنگر کا بند کر دیا جاوے اور مدرسہ مین دیا جاوے۔ ایک نیکی کے کام کو چھوڑ کر اگر دوسرا اختیار کیا تو کیا کمال کیا۔ کمال یہ ہے کہ سارے شعبون کی تکمیل ہو ۔ پس آئندہ کے لئے دفتر الحکم نے انشاء اللہ پابندی کرنا ہے کہ کوئی ایسی درخواست آوے کہ قادیان کے کسی دوسرے اخبار کو بند کر کے وہ الحکم خریدکر تو اس کے نام ہرگز ہرگز پرچہ جاری نہین کیا جاویگا۔ اور اسی اصول کی پابندی کے لئے مین اپنے عزیز اور محترم معاصرین بدر و میگزین کو توجہ دلاتا ہون۔ یہ ایک الگ امر ہے کہ ایک شخص پہلے سے کسی اخبار کا خریدار نہین اور وہ اپنے لئے کوئی ایک اخبار خریدے لیکن ایک کو بند کر کے دوسرا خریدنا یہ مستحسن امر نہین ہے۔

اس کے بعد مین ایک ضروری امر کیطرف **قوم** کو توجہ دلاتا ہون اور مجھے امید ہے کہ **۱۹۰۶ء** کی پہلی سہ ماہی مین اسکا پورا انتظام قوم کے اہل دل افراد کر سکین گے۔ مین چاہتا ہون کہ سلسلہ عالیہ احمدیہ کی تبلیغ اور اشاعت کے دائرہ کو وسیع کرنے کے لئے **الحکم کی ایک ہزار کاپیان مفت تقسیم کرون** اور یہ سلسلہ کم از کم دو سال کے لئے جاری رکھا جاوے۔ اور سال بھر مین تین مرتبہ اسکی تجدید ہو۔ یعنی پہلی سہ ماہی مین جن لوگون کے نام اخبار جاری رہے دوسری سہ ماہی مین انکے نام بند کر دیا جاوے۔ اور پھر اور نئے اصحاب کو سلسلہ کی اطلاع دی جاوے گویا دو سال کے اندر ۸ ہزار آدمیون مین یہ تبلیغ پہونچے اور اگر بالاوسط دس آدمی بھی ایک اخبار کو پڑھین گے تو یقیناً ۸۰ ہزار آدمیون مین یہ پیغام پہونچ جائیگا۔ اور خدا تعالےٰ کے فضل و کرم سے امید کیجاتی ہے کہ اگر ۲۵ فیصدی لوگون نے اس طریق پر خدا تعالےٰ کے برگزیدہ رسول کو شناخت کر لیا تو بیس ہزار روحین انکار کی لعنت سے بچ سکتی ہین اور پھر ان کے ذریعہ سلسلہ کی اعانت اور اشاعت کے دائرہ مین اور بھی وسعت کی توقع کیجاتی ہے۔ اسوقت یہ ایک خیالی تخمینہ اور تجویزی بات کہی جائے گی۔ مگر میرے دوستو! آخر یہ ساری جماعت باہر ہی سے آئی ہے اور کسی نہ کسی رنگ مین اس تک تبلیغ پہونچی ہے۔ اولاً کسکو خیال ہو سکتا تھا کہ اتنی جماعت ہو جائے گی۔

بہرحال بات کچھ بھی نہین **اگر ہمت کرو اور اس کار خیر مین سعی کرو** یقیناً یاد رکھو کہ اگر تمہاری متفقہ سعی اور توجہ سے دو سال کے اندر بیس ہزار نہین **بلیس روحین** بھی بچ جاوین تو بڑی بھاری کامیابی ہے یہہ کام قوم کی متفقہ سعی اور ہمت کو چاہتا ہے ان ایک ہزار مفت تقسیم ہونے والے اخبارات کی قیمت صرف **عـــہ** سالانہ لی جاوے گی۔

۱۲/

جو سب سے ادنے شرح ہے۔ چونکہ اس شرح پر محض اسلئے اخبار دیا جاتا ہے کہ اکثر احباب زیادہ قیمت دیتے ہین اور وہ بیشی ادھر محرا ہو کر گرم و سرد کو سمو کر اعتدال کو قایم رکھتی ہے اسلئے یہ بھی ضروری ہوگا کہ جدید خریدار پانچ روپیہ سالانہ شرح کے بھی بہم پہونچائے جاوین۔

غرض

مین ایک ہزار مفت الحکم شایع کرنے کے لئے قوم کیخدمت مین اپیل کرتا ہون کہ وہ ۳۱ مارچ ۱۹۰۶ء تک **ایک ہزار خریدار** کی قیمت دفتر الحکم مین بھیجدین تاکہ یہہ سلسلہ جاری کیا جاوے۔ مین یہہ التزام بھی رکھونگا کہ ہر ایک ہفتہ جسقدر قیمتین اس مد مین وصول ہونگی اسیقدر مفت اخبار جاری کر دیا کرونگا اور الحکم مین ان **اسماء** کی فہرست بھی شایع ہوتی رہیگی جنکے نام اخبار مفت جاری ہوگا۔ اس طریق سے الحکم کی اشاعت پر بھی ایک غیر معمولی اثر ہوگا۔ پس آپ اگر حضرت حجۃ اللہ مسیح موعود کی تبلیغ اور اشاعت کے دائرہ کو وسیع کرنے کے خواہشمند ہین تو آپ اس مفت اشاعت کے سلسلے مین جس قدر اخبار آپ مفت جاری کرا سکتے ہین۔ ان کا چندہ بھیجدیجئے۔ تین لاکھ کی جماعت مین ایک ہزار اخبار مفت کی اپیل بہت ہی کم ہے اور یہ ایسی قلیل تعداد ہے کہ اگر خریداران الحکم ہی ایک ایک اخبار کی قیمت بھیجدین تو ایک ہزار جاری ہو سکتا ہے **تا بدیگران چہ رسد**

بہرحال امید کیجاتی ہے کہ اس سلسلہ مین عالی ہمت اصحاب مجھے خاص طور پر مدد دین گے۔ یہہ یاد رہے کہ یہ ایک ہزار اخبار کل غیر احمدیون مین بھیجے جاوین گے۔ جن مین طلباء مدارس اور ایسے لوگ انتخاب کئے جاوین گے جو خیالات کی آزادی کا مذاق رکھتے ہین۔ اور نئی روشنی کے اثر سے متاثر ہین اور ایسا ہی بعض لائبریریان اور ریڈنگ روم بھی منتخب ہون گے۔ یہ کام ہر شخص کیلئے ایک صدقہ جاریہ کا حکم رکھتا ہے اور اس غرض کے لئے سال بھر مین ۱۲/ کوئی بڑی رقم نہین جو روزانہ حیثیت مین ایک دھیلا بھی نہین ہو سکتا پس

بکوشید اے جوانان تا بدین قوت شود پیدا
بہار و رونق اندر روضۂ ملت شود پیدا

دار الامان مین ڈسمبر کا آخری ہفتہ

(۱) دار الامان مین یون تو ڈسمبر کا آخری ہفتہ ہمیشہ خاص رونق کا ہفتہ ہوتا ہے مگر امسال یہ ہفتہ سلسلہ عالیہ احمدیہ کی تاریخ مین ایک عجیب شاندار اور یادگار ہفتہ ہوگا اسلئے کہ اسی ہفتہ مین دار الامان مین اشاعت اسلام کے متعلق ایک لانظیر اور ابدی طریق کی تجویز ہوئی۔ جسکا کسی قدر بیتہ الحکم کے ناظرین کو اشتہار الوصیۃ کے پڑھنے سے لگ جائیگا۔ اس کے متعلق تفصیلی حالات آیندہ وقتاً فوقتاً شایع ہونگے۔

(۲) ۔ اسی ہفتہ مین ایک امر قابل قدر تجویز ہوئی جو بجائے خود سلسلہ عالیہ احمدیہ کی تاریخ کا ایک زرین صفحہ ہوگی وہ مدرسہ تعلیم الاسلام کی اصلاح کی تجویز ہے۔ ناظرین الحکم گذشتہ اشاعتون مین پڑھ چکے تھے کہ حضرت اقدس کی توجہ مدرسہ کی اصلاح کی طرف ہو رہی ہے آپ چاہتے تھے اور چاہتے ہین کہ ایسا انتظام ہو کہ ایسے نوجوان اس سکول سے نکلین جو اپنی زندگیان خدمت و اشاعت اسلام کے لئے وقف کرین۔ احباب نے اس کے متعلق اپنی اپنی رائین پیش کین اور خود حضرت حجۃ اللہ مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بھی تقریر فرمائی۔ اسکا نتیجہ یہ ہوا کہ مدرسہ کیساتھ ایک دینیات کی جداگانہ شاخ کھولنے کی تجویز کی گئی۔ اور مدرسہ تعلیم الاسلام کے دو طالب علم غلام حسین اور عبد الرحمن نے اپنی زندگیان خدمت دین کے لئے وقف کین انکی درخواستین جو انہون نے حضرت اقدس کے حضور پیش کین آیندہ شایع ہونگی۔

مدرسہ کے اخراجات اور لنگر خانہ کی ضرورتون کو قوم کے سامنے پیش کیا گیا۔

(۳) یہہ ہفتہ اسوجہ سے بھی سلسلہ کی تاریخ مین نمایان یادگار ہوگا کہ بہشتی مقبرہ کا باقاعدہ افتتاح ۲۶ دسمبر ۱۹۰۵ء کو ہوا۔ جبکہ مسلمانون کے لیڈر مولوی عبد الکریم رضی اللہ عنہ کو اس مقبرہ مین منتقل کیا گیا۔

(۴) یہہ ہفتہ اس لحاظ سے بھی پہلا ہفتہ سلسلہ کی تاریخ مین ہوگا کہ اس مین سلسلہ کے متعلق باقاعدہ ضلوار کمٹیان بنانے کی تجویز حضرت حجۃ اللہ کے بالمواجہ قوم کے سامنے پیش کی گئی۔ اس تجویز پر سب سے زیادہ خوشی الحکم کو ہے کہ وہ عرصہ سے چلا رہا تھا کہ ایسی کمیٹیان بنائی جاوین الحمد للہ اب اسکا وقت آ گیا۔ اور باقاعدہ تحریک ہوگئی۔ اور سیالکوٹ کی کمیٹی اس امر خاص مین اسوہ قرار دیگئی۔

خلاصہ یہ کہ یہ بہت ہی مبارک ہفتہ ہے جسمین سلسلہ عالیہ احمدیہ کی اشاعت اور ترقی کے لئے عملی تجاویز سوچی گئی ہین اور امید کیجاتی ہے کہ آیندہ سال بسال اس جلسہ کو زیادہ مفید اور نتیجہ خیز بنانے کی سعی کی جائے گی۔

کلماتِ طیّبات حضرت امام الزمان علیہ السلام

(از تقریر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام جو ۲۶ دسمبر ۱۹۰۵ء کو قبل دوپہر آپ نے مہمان خانہ جدید میں بیان فرمائی۔)

پہلے یہ امر پیش کیا تھا کہ ہماری جماعت میں سے ایسے لوگ طیار ہونے چاہئیں جو واقعی طور پر دین سے واقف ہوں اور اس لائق بھی ہوں کہ وہ ان حملوں کا جو بیرونی اور اندرونی طور پر اسلام پر ہو رہے ہیں۔ پورا پورا جواب دے سکیں۔

ہماری جماعت کی مخالفت

اسلام کی اندرونی بدعات اس حد تک پہنچ گئی ہیں کہ ان کی وجہ اور جہالت سے ہم کافر ٹھہرائے گئے ہیں اور ہم ایسی کراہت کی نظر سے دیکھے گئے ہیں۔ کہ حال کے مخالف علماء کے فتووں کے موافق ہماری جماعت مسلمانوں کے قبرستان میں بھی داخل ہونے کے قابل نہیں۔

اندرونی طور پر یہ حالت ہے اور بیرونی دشمن اور مخالف ہمارے فرقہ سے اس درجہ مخالفت اور عداوت رکھتے ہیں اور اس حد تک ہم کو اور ہماری جماعت کو برا کہتے ہیں کہ گویا ہم سے ذاتی عداوت ہے اور کسی فرقہ سے ایسی عداوت نہیں عیسائی پادریوں کے سینہ پر ہماری چھری پھر رہی ہے۔ آریوں کی نظر میں سامنے سخت دشمن ہم ہی معلوم ہوتے ہیں اسکی کیا وجہ ہے؟ اسکے دو وجوہ معلوم ہوتے ہیں اول یہ کہ ان لوگوں کو خوب معلوم ہے کہ کمر بستہ ہو کر کفر اور مخالفوں کے طریق کو دور کرنا ہمارا ہی کام ہے۔ ہم میں نفاق کا نہیں پایا جاتا۔ اور حقیقت میں جو شخص اللہ تعالیٰ کے لئے اور اسکی طرف سے اگر تبلیغ کرتا ہے اس میں نفاق ہوتا ہی نہیں۔ پس ہم چونکہ ان کی ہاں میں ہاں نہیں ملاتے اور اظہار حق سے نہیں رکتے اور نہیں دبتے اسلئے طبعاً ہم انہیں برے معلوم ہوتے ہیں اور ان کی آنکھوں میں کھٹکتے ہیں۔

دوسری وجہ یہ ہے کہ انسان کے اعمال کا دوسروں کے دل پر ضرور پڑتا ہے اور انسان تو انسان حیوانات میں بھی یہ بات پائی جاتی ہے۔ مثلاً اگر ایک بکری کو جسنے ساری عمر میں کبھی بھیڑیے کو دیکھا ہو۔ اور ایسا ہی بھیڑیے نے بھی نہ دیکھا ہو تاہم جب ایک دوسرے کو دیکھیں گے تو ایک دوسرے کے دل پر وہ اثر جو ان کے تعلقات کا ہو سکتا ہے۔ ضرور پڑیگا۔ اسی طرح پر یہ ہمارے مخالف فطرتاً ہیں۔ کہ ہمارے غلط عقائد کا استیصال انہی کے ذریعہ ہوگا۔ اور اسلئے وہ فطرتاً ہمارے دشمن ہیں۔ اور فی الحقیقت یہ سچی بات ہے کہ جو آسمان سے نازل ہوتا ہے۔ اسکا اثر سب پر پڑتا ہے سیہ دل اور کافر بھی اس اثر کو محسوس کرتے ہیں اور ایسا ہی نیک طینت اور سعید الفطرت بھی اثر سے متاثر ہوتے ہیں۔ چونکہ اس کی غرض بدی کی اصلاح ہوتی ہے اسلئے ان بدیوں کے اسکی مخالفت کو ضرور اٹھتے ہیں۔ پھر ہم مخالفت سے کیونکر بچ سکتے تھے۔

آنحضرت صلعم کی مخالفت

آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم جب پیدا ہوئے اور آپ نے دعوت کی تو جسقدر مخالفت آپ کی کی گئی اور جسقدر دکھ آپ کو دیئے گئے۔ کسی جھوٹے پیغمبر کو نہیں دیئے گئے۔ خود آپ ہی کے زمانہ میں جھوٹے پیغمبر بھی اٹھے مگر کوئی بتا سکتا ہے کہ مسیلمہ کذاب اور اسود عنسی کو بھی اس قسم کے دکھ دیئے گئے۔ اور انکی بھی ویسی ہی مخالفت کی گئی۔ میں سچ کہتا ہوں کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو وہ دکھ دیا گیا کہ ہم اس کا تصور بھی نہیں کر سکتے۔ چہ جائیکہ بیان کریں اور نہ الفاظ مل سکتے ہیں کہ انکی تفصیل پیش کریں۔ اور آپ کے بالمقابل جھوٹے نبیوں کو کوئی دکھ نہیں دیا گیا اسکی وجہ کیا تھی؟ یہی کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی نسبت فطرتاً دلوں پر اثر پڑ گیا تھا کہ یہی شخص ہے جو اس کفر اور بدعت کو جو اسوقت پھیل رہی ہے دور کردیگا۔ اور آخر وہ ہو کر رہا۔

اسیطرح پر آج ہماری مخالفت کی جاتی ہے۔ یہ ہمارے مخالف طبعاً یقین کرتے ہیں کہ ان کے غلط عقائد کا استیصال ہمارے ہی ہاتھ سے ہوگا (ایدک اللہ بنصرہ العزیز) اسلئے وہ فطرتاً ہماری مخالفت کرتے ہیں اور ہمکو دکھ دینے میں کوئی کمی نہیں کرتے مگر ان کے یہ دکھ اور ایذائیں ہمیں اپنے کام سے نہیں روک سکتی ہیں۔ یہ سچ ہے کہ آجکل ہم بہت ہی غریب ہیں اور اللہ تعالیٰ کے سوا ہمارا کوئی بھی نہیں اور وہی ہمیں بس ہے۔ ہمیشہ ہمارے خلاف یہ کوشش کی جاتی ہے کہ جب اور جسطرح کسی کا بس چلے اس تھوڑی سی قوم کو نابود کر دیا جاوے یہ تو اللہ ہی کا فضل ہے کہ وہ ہماری حفاظت کرتا ہے ورنہ مخالفت کی تو یہ حالت ہے کہ اگر کوئی بیرونی مخالف مقدمہ کرے تو اندرونی مخالف اس سے سازش کرتے ہیں اور اسکو ہر قسم کی مدد دیتے ہیں اور اگر کوئی اندرونی مخالف حملہ کرے تو بیرونی دشمن اس سے آملتے ہیں اور پھر سب ایک ہو کر مخالفت میں اٹھتی ہیں۔ ان ساری مخالفتوں عداوتوں کو میں دیکھتا ہوں اور برداشت کرتا ہوں اور مجھے یہ سب بے حقیقت نظر آتی ہیں جب خدا تعالیٰ کے وعدوں پر نظر کرتا ہوں چنانچہ اس کا ایک وعدہ یہ ہے جو پچیس برس ہوئے اشاعت پاچکا ہے۔ براہین احمدیہ میں لکھا گیا ہے۔

یا عیسٰی انی متوفیک و رافعک الی و مطھرک من الذین کفروا وجاعل الذین اتبعوک فوق الذین کفروا الی یوم القیامۃ

یہ وعدہ بتا رہا ہے کہ اللہ تعالیٰ میرے منکروں کو میرے متبعین پر غالب نہیں کرے گا۔ بلکہ وہ مغلوب ہی رہیں گے۔ اس سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ جسقدر لوگ اس فرقہ حقہ کی مخالف ہیں خواہ وہ اندرونی ہوں یا بیرونی۔ مغلوب رہیں گے۔

پس اس وعدہ الٰہی کو دیکھکر ساری مخالفتیں اور عداوتیں ہیچ نظر آتی ہیں۔ اگرچہ ہم مطمئن ہیں کہ یہ وعدے پورے ہوں گے اس لئے کہ اللہ تعالیٰ اور اس کے وعدے سچے ہیں۔ وہ پورے ہو کر رہتے ہیں۔ کوئی انسان ان کو روک نہیں سکتا تاہم

دنیا دار الاسباب ہے

دنیا جائے اسباب ہے۔ اسلئے اسباب سے کام لینا چاہیئے۔ دنیا میں لوگ حصول مقاصد کے لئے سعی کرتے ہیں اور اپنے اپنے رنگ پر ہر شخص کوشش کرتا ہے۔

دیکھو ایک کسان کی خواہ کیسی ہی عمدہ زمین ہو۔ آب پاشی کے لئے کنواں بھی ہو۔ لیکن پھر بھی وہ تردد کرتا ہے زمین کو جوتتا ہے قلبہ رانی کر کے اس میں بیج ڈالتا ہے پھر اسکی آب پاشی کرتا ہے حفاظت اور نگہبانی کرتا ہے اور بہت کوشش اور محنت کے بعد وہ اپنا ماحصل حاصل کرتا ہے اسی طرح پر ہر قسم کے معاملات میں دنیا کے ہوں یا دین کے محنت مجاہدہ اور سعی کی حاجت اور ضرورت ہے۔

آنحضرت کی قوت قدسی کا اثر اور صحابہ کی جماعت

اوائل صدر اسلام میں جب کہ اللہ تعالیٰ کے محض فضل و کرم سے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم مبعوث ہوئے تو آپ کو وہ قوت قدسی عطا ہوئی۔ کہ جس کے قوی اثر سے ہزاروں با اخلاص اور جاں نثار مسلمان پیدا ہو گئے۔ آپ کی جماعت ایک ایسی قابل قدر اور قابل رشک جماعت تھی۔ کہ ایسی جماعت کسی نبی کو نصیب نہیں ہوئی نہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کو ملی اور نہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو۔ میں نے اس امر کے بیان کرنے میں ہرگز ہرگز مبالغہ نہیں کیا بلکہ میں جانتا ہوں کہ وہ جماعت جس مقام اور درجہ پر پہنچی ہوئی تھی اسکو پورے طور پر بیان ہی نہیں کر سکتے۔ ہمارے مخالف علماء اور دوسرے فرقے اگرچہ ہمارے مخالف ہیں تاہم وہ یہ نہیں کہہ سکتے کہ اس بیان میں ہم نے مبالغہ کیا ہے۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام کی جماعت تو ایسی شریر، کج فہم تھی۔ کہ وہ حضرت موسیٰ ع کو پتھراؤ کرنا چاہتی تھی۔ بات بات میں سرکشی اور ضد کر بیٹھتے تھے۔ توریت کو پڑھو تو معلوم ہو جائیگا کہ ان کی حالت کیسی تھی۔ وہ ایک سنگدل قوم تھی۔ کیا توریت میں انکو رضی اللہ عنہم کہا گیا ہے؟ ہرگز نہیں۔ بلکہ وہاں تو سرکش، ٹیڑھی، شریر وغیرہ ہی لکھا ہے۔

اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی جماعت وہ اس سے بدتر تھی جیسا کہ انجیل سے معلوم ہوتا ہے خود حضرت عیسیٰ اپنی جماعت کو لالچی، بے ایمان کہتے رہے۔ بلکہ یہاں تک بھی کہا کہ اگر تم میں ذرہ بھر بھی ایمان ہو تو تم میں یہ برکات ہوں وہ برکات ہوں غرض وہ اور حضرت موسیٰ علیہما السلام اپنی جماعت سے ناراض ہی گئے۔ اور انہیں ایک وفادار جماعت کے میسر نہ آنے کا افسوس ہی رہا۔ یہ بالکل سچی بات ہے۔ کہ نہ توریت میں اور نہ انجیل میں کہیں بھی ان کو رضی اللہ عنہم نہیں کہا گیا۔ مگر برخلاف اسکے جو جماعت آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو میسر آئی تھی۔ اور جس نے آپ کی قوت قدسی سے اثر پایا تھا۔ اس کے لئے قرآن شریف میں آیا ہے۔

رضی اللہ عنہم و رضوا عنہ

اسکا سبب کیا ہے؟ یہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی قوت قدسیہ کا نتیجہ ہے اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے وجوہ فضیلت میں سے یہ بھی ایک وجہ ہے کہ آپ نے ایسی اعلےٰ درجہ کی جماعت طیار کی۔ میرا دعویٰ ہے کہ ایسی جماعت آدم سے لیکر آخر تک کہیں نہیں ملی۔

اپنی جماعت کی موجودہ حالت

میں دیکھتا ہوں کہ ابھی تک ہم کو بھی ایسی جماعت نہیں ملی۔ جب ہم کسی امر میں فیصلہ کر دیں تو تھوڑے ہیں جو اسکو شرح صدر سے منظور کر لیں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے تو وہ ایسے فدائی اور جان نثار تھے کہ جانیں دیدیں۔ اب اگر اتنا ہی کہا جاوے کہ سو دو سو کوس پر جاؤ اور وہاں دو چار برس تک بیٹھے رہو۔ تو پھر گننے منے لگ جاویں۔ زبان سے تو کہنے کو کہہ دیتے ہیں کہ آپ جو کر دیں ہم کو منظور ہے لیکن جب کہا جاوے تو پھر ناراضگی کا موجب ہوتے ہیں۔ یہ نفاق ہوتا ہے میں منافقوں کو پسند نہیں کرتا۔ اللہ تعالیٰ منافقوں کی نسبت فرماتا ہے۔

ان المنافقین فی الدرک الاسفل من النار

یقیناً یاد رکھو منافق کافر سے بھی بدتر اسلئے کہ کافر میں شجاعت اور قوت فیصلہ تو ہوتی ہے وہ دلیری کے ساتھ اپنی مخالفت کا اظہار کر دیتا ہے۔ مگر منافق میں شجاعت اور قوت فیصلہ نہیں ہوتی وہ چھپاتا ہے۔

میں سچ کہتا ہوں کہ اگر جماعت میں وہ استقامت نہ [illegible]

جو ہونی چاہیئے تھی تو اب تک یہہ جماعت بہت کچھ ترقی کر لیتی۔ مگر مین دیکھتا ہون کہ بہت سے لوگ ابھی تک کمزور ہین مین یہ نہین کہتا کہ وہ میرا کہا نہین مانتے۔ بلکہ میرا مطلب یہ ہے کہ وہ برداشت نہین کر سکتے اگر کوئی ابتلا آجاوے نوبت آجاوے۔ جماعت کی ایسی حالت دیکھکر دل مین درد پیدا ہوتا ہے

قرب اجلک المقدر

اب جو بار بار اللہ تعالے نے مجھے فرمایا کہ تیری اجل کے دن قریب ہین۔ جیسا کہ یہ الہام ہے کہ قرب اجلک المقدر ولا نبقی لک من المخزیات ذکرا۔ ایسا ہی اردو زبان مین بھی فرمایا

بہت تھوڑے دن رہ گئے ہین اس دن سب پر اداسی چھا جائیگی۔

غرض جب خدا تعالے نے مجھ پر یہ ظاہر کر دیا کہ اب تھوڑے دن باقی ہین تو اسی لئے مینے وہ تجویز سوچی جو قبرستان کی ہے اور یہ تجویز مینے محض اللہ تعالے کے امر اور وحی سے کی ہے اور اسی کے امر سے اسکی بنا ڈالی گئی ہے۔ کیونکہ اس کے متعلق عرصہ سے مجھے خبر دی گئی تھی۔ مین جانتا ہون۔ کہ یہ تجویز بھی بہت سے لوگون کے لئے ابتلا کا موجب ہوگی۔ لیکن اس بنا سے غرض یہی ہے کہ تا آنیوالی نسلون کے لئے ایک ایسی قوم کا نمونہ ہو جیسے صحابہ کا تھا اور تا لوگ جانین کہ وہ اسلام اور اس کی اشاعت کے لئے فدا شدہ تھے ابتلاؤن کا آنا ضروری ہے اس سے کوئی بچ نہین سکتا۔ خدا تعالے فرماتا ہے۔

احسب الناس ان یترکوا ان یقولوا امنا وھم لا یفتنون۔

یعنے کیا لوگ گمان کر بیٹھے ہین کہ اللہ تعالے ان سے اتنی ہی بات پر راضی ہو جاوے کہ وہ کہدین کہ ہم ایمان لائے۔ حالانکہ وہ ابھی امتحان مین نہین ڈالے گئے۔ اور پھر دوسری جگہ فرماتا ہے

لن تنالوا البر حتی تنفقوا مما تحبون

یعنے اسوقت تک تم حقیقی نیکی کو حاصل ہی نہین کر سکتے جب تک تم اس چیز کو خرچ نکرو گے جو تم کو سب سے زیادہ عزیز اور محبوب ہے۔

اب غور کرو۔ جبکہ حقیقی نیکی اور رضائے الہی کا حصول ان باتون کے بغیر ممکن ہی نہین تو پھر نری لاف گزاف سے کیا ہو سکتا ہے؟ صحابہ کا یہہ حال تھا کہ انمین سے مثلاً ابوبکر رضی اللہ عنہ کا وہ قدم اور صدق تھا کہ سارا مال ہی آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس لے آئے۔ اسکی وجہ کیا تھی؟ یہہ کہ خدا تعالے کے لئے زندگی وقف کر چکے تھے اور انہون نے اپنا کچھ بھی نہ رکھا تھا۔ مومن کی بھلائی کے دن جب آتے ہین تو ایسے موقعون پر جبکہ اسکو کچھ خرچ کرنا پڑے خوش ہوتا ہے۔ وہ جانتا ہے کہ وہ جوہر صدق و صفا کے جو اب تک چھپے ہوئے تھے ظاہر ہونگے۔ بر خلاف اس کے منافق ڈرتا ہے اسلئے کہ وہ جانتا ہے اب اس کا نفاق ظاہر ہو جائیگا۔ یہہ قبرستان کا امر بھی اسی قسم کا ہے مومن اس سے خوش ہون گے۔ اور منافقون کا نفاق ظاہر ہو جائیگا

قبرستان کا اعلان کیون ہوا؟

مینے اس امر کو جب تک خدا تعالے سے مجھ پر نہ کھلا پیش نہین کیا۔ اس مین تو کچھ شک ہی نہین کہ آخر ہم سب مرنے والے ہین اب غور کرو کہ جو لوگ اپنے بعد اموال چھوڑ جاتے ہین وہ اموال ان کی اولاد کے قبضہ مین آتے ہین مرنے کے بعد انہین کیا معلوم اولاد کیسی ہو؟ بعض اوقات اولاد ایسی شریر اور فاسق فاجر نکلتی ہے کہ وہ سارا مال شراب خانون اور زناکاری مین اور ہر قسم کے فسق و فجور مین تباہ کیا جاتا ہے اور اسطرح وہ مال بجائے مفید ہونے کے مضر ہوتا اور چھوڑنے والے پر عذاب کا موجب ہو جاتا ہے جبکہ یہ حالت ہے تو پھر کیون تم اپنے اموال کو ایسے موقع پر خرچ نکرو جو تمہارے لئے ثواب اور فائدہ کا باعث ہو۔ اور وہ یہی صورت ہے کہ تمہارا مال دین کا بھی حصہ ہو اس کا فائدہ یہ ہوگا کہ اگر تمہارے مال مین دین کا بھی حصہ ہے تو اس بدی کا تدارک ہو جائیگا جو اس مال کیوجہ سے پیدا ہوئی ہو۔ یعنی جو بدی اولاد کرتی ہے۔ مین سچ سچ کہتا ہون کہ تم اس بات کو خوب یاد رکھو کہ جیسا کہ قرآن مجید مین بیان فرمایا ہے۔ اور ایسا ہی دوسرے نبیون نے بھی کہا ہے یہ سچ ہے کہ دولتمند کا بہشت مین داخل ہونا ایسا ہی ہے جیسے اونٹ کا سوئی کے ناکے مین سے داخل ہونا۔ اسکی وجہ یہی ہے کہ اسکا مال اسکے لئے بہت سی روکون کا موجب ہو جاتا ہے۔ اسلئے اگر تم چاہتے ہو کہ تمہارا مال تمہارے واسطے ہلاکت اور ٹھوکر کا باعث نہ ہو تو اسے اللہ تعالے کی راہ مین خرچ کرو۔ اور اسے دین کی اشاعت اور خدمت کے لئے وقف کرو۔

سچا مومن کون ہے؟

یقیناً یاد رکھو کہ خدا تعالے کے نزدیک وہی مومن اور بیعت مین داخل ہوتا ہے جو دین کو دنیا پر مقدم کرلے جیسا کہ وہ بیعت کرتے وقت کہتا ہے اگر دنیا کی اغراض کو مقدم کرتا ہے تو وہ اس اقرار کو توڑتا ہے اور خدا تعالے کے نزدیک وہ مجرم ٹھیرتا ہے۔ پس اسی غرض سے یہہ اشتہار (الوصیۃ) مینے خدا تعالے کے اذن سے دیا ہے۔ سچی بات یہی ہے سال دیگر را کہ میداند حساب لیکن جب کہ خدا تعالے کی متواتر وحی نے مجھ پر کھولا کہ وقت قریب ہے اور اجل مقدر کا الہام ہوا۔ تو مینے اللہ تعالے ہی کے اشارہ سے یہہ اشتہار دیا کہ تا آئندہ کے لئے اشاعت دین کا سامان ہو۔ اور تا لوگون کو معلوم ہو کہ امنا و صدقنا کہنے والون کی عملی حالت کیا ہے؟ یقیناً سمجھو کہ جب تک انسان کی عملی حالت درست نہو۔ زبان کچھ چیز نہین یہ نری لاف گزاف ہے زبان تک جو ایمان رہتا ہے اور دل مین داخل ہو کر اپنا اثر عملی حالت پر نہین ڈالتا وہ منافق کا ایمان ہے سچا ایمان وہی ہے جو دل مین داخل ہو اور اس کے اعمال کو اپنے اثر سے رنگین کر دے۔ سچا ایمان ابوبکر اور دوسرے صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین کا تھا۔ کیونکہ جنہون نے اللہ تعالے کی راہ مین مال تو مال جان تک کو دیدیا اور اسکی پروا بھی نہ کی جان سے بڑھکر اور کوئی چیز نہین ہوتی مگر صحابہ نے اسے بھی آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم پر قربان کر دیا۔ انہون نے کبھی اس بات کی پروا بھی نہین کی کہ بیوی بیوہ ہو جائیگی یا بچے یتیم رہ جائینگے بلکہ وہ ہمیشہ اسی آرزو مین رہتے کہ خدا کی راہ مین ہماری زندگیان قربان ہون۔ مجھے ہمیشہ خیال آتا ہے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی عظمت کا نقش دلپر ہو جاتا ہے اور کیسی بابرکت وہ قوم تھی اور آپ کے قوت قدسیہ کا کیسا قوی اثر تھا کہ اس قوم کو اس مقام تک پہونچا دیا۔ غور کر کے دیکھو کہ آپ نے انکو کہان سے کہان پہونچا دیا۔ ایک حالت اور وقت ایسا تھا کہ تمام محرمات انکے لئے شیر مادر کی طرح تھین۔ چوری۔ شراب خوری۔ زنا۔ فسق و فجور سب کچھ تھا غرض کونسا گناہ تھا جو انمین نہ تھا۔ لیکن آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے فیض صحبت اور تربیت سے انپر وہ اثر ہوا اور ان کی حالت مین وہ تبدیلی پیدا ہوئی

صحابہ کا نمونہ اور اسوہ

کہ خود آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے اسکی شہادت دی اور کہا اللہ اللہ فی اصحابی گویا وہ بشریت کا چولہ اتار کر مظہر اللہ ہو گئے تھے اور ان کی حالت فرشتون کی سی ہو گئی تھی جو یفعلون ما یؤمرون کے مصداق ہین ٹھیک ایسی ہی حالت صحابہ کی ہو گئی تھی۔ ان کے دلی ارادے اور نفسانی جذبات بالکل دور ہو گئے تھے انکا اپنا کچھ رہا ہی نہین تھا کوئی خواہش تھی نہ آرزو بجز اس کے کہ اللہ تعالے راضی ہو۔ اور اس لئے وہ خدا کی راہ مین بکریون کی طرح ذبح ہو گئے۔ قرآن شریف انکی اس حالت کے متعلق فرماتا ہے۔

فمنہم من قضے نحبہ و منہم من ینتظر وما بدلوا تبدیلا۔

یہہ حالت انسان کے اندر پیدا ہو جانا آسان بات نہین کہ وہ خدا کی راہ مین جان دینے کو امادہ ہو جاوے۔ مگر صحابہ کی حالت بتاتی ہے کہ انہون نے اس فرض کو ادا کیا جب انہین حکم ہوا کہ اس راہ مین جان دیدو پھر وہ دنیا کی طرف نہین جھکے۔ پس یہہ ضروری امر ہے کہ تم دین کو دنیا پر مقدم کر لو۔

یاد رکھو

اب جسکا اصول دنیا ہے اور پھر وہ اس جماعت مین شامل ہے خدا تعالے کے نزدیک وہ اس جماعت مین نہین ہے اللہ تعالے کے نزدیک وہی اس جماعت مین داخل اور شامل ہے جو دنیا سے دست بردار ہے یہہ کوئی مت خیال کرے کہ مین ایسے خیال سے تباہ ہو جاؤنگا۔ یہہ خدا شناسی کی راہ سے دور لے جانیوالا خیال ہے۔ خدا تعالے کبھی اس شخص کو جو محض اسی کا ہو جاتا ہے ضائع نہین کرتا۔ بلکہ وہ خود اسکا متکفل ہو جاتا ہے۔ اللہ تعالے کریم ہے جو شخص اسکی راہ مین کچھ کھوتا ہے وہی کچھ پاتا ہے مین سچ کہتا ہون کہ اللہ تعالے انہین کو پیار کرتا ہے اور انہین کی اولاد بابرکت ہوتی ہے جو خدا کے حکمون کی تعمیل کرتا ہے اور یہہ کبھی نہین ہوا اور نہ ہوگا۔ کہ خدا تعالے کا سچا فرمانبردار ہو وہ یا اسکی اولاد تباہ و برباد ہو جاوے تباہی ان لوگون ہی کی برباد ہوتی ہے جو خدا تعالی کو چھوڑتے ہین اور دنیا پر جھکتے ہین کیا یہہ سچ نہین ہے؟ کہ ہر امر کی طناب اللہ تعالے ہی کے ہاتھ مین ہے اسکے بغیر کوئی مقدمہ فتح نہین ہو سکتا کوئی کامیابی حاصل نہین ہو سکتی اور کسی قسم کی آسائش اور راحت میسر نہین آسکتی۔ دولت ہو سکتی ہے مگر یہہ کون کہہ سکتا ہے کہ مرنے کے بعد یہہ بیوی یا بچون کے ضرور کام آئیگی؟ ان باتون پر غور کرو۔ اور اپنے اندر ایک نئی تبدیلی پیدا کرو

غرض

مجھے افسوس ہوتا ہے جب مین جماعت کو دیکھتا ہون

کہ یہہ ابھی تہوڑے سے ابتلا کے بھی لایق نہین وجہ یہ ہے کہ ابھی تک وہ **قوت ایمانی** پیدا نہین ہوئی جو ہونی چاہیئے - ابھی تک جو تعریف کی جاتی ہے وہ خدا کی ستاری کرا رہی ہے - لیکن جب کوئی ابتلا اور آزمایش آتی ہے تو وہ انسان کو ننگا کرکے دکہادیتی ہے - اوسوقت وہ مرض جو دل مین ہوتی ہے اپنا پورا اثر کرکے انسان کو ہلاک کردیتی ہے -

فی قلوبھم مرض فزادھم اللہ مرضا

یہہ مرض ابتلاہی کے وقت بڑہتی اور اپنا پورا زور دکہاتی ہے خدا تعالےٰ کی یہ بھی عادت ہے کہ وہ دلون کی مخفی قوتون کو ظاہر کردیتا ہے جو شخص اپنے دل مین ایک نور رکہتا ہے اللہ تعالےٰ اس کا صدق اور اخلاص ظاہر کردیتا ہے اور جو دل مین خبث اور شرارت رکہتا ہے اوسکو بھی کہول کر دکہا دیتا ہے اور کوئی بات چہپی ہوئی نہین رہ سکتی -

یقیناً سمجہو! کہ اللہ تعالےٰ کے نزدیک وہ لوگ پیارے نہین ہین جنکی پوشاکین عمدہ ہون اور وہ بڑے دولت مند اور خوش خور ہون بلکہ خدا تعالےٰ کے نزدیک وہ پیارے ہین **جو دین کو دنیا پر مقدم کرلیتے ہین** اور خالص خداہی کے لئے ہو جاتے ہین - پس تم اس امر کی طرف توجہ کرو - نہ پہلے امر کیطرف اگر مین جماعت کی موجودہ حالت پر ہی نظر کرون تو مجہے بہت غم ہوتا ہے کہ ابھی بہت ہی کمزور حالت ہے - اور بہت سے مراحل باقی ہین جو اس نے طے کرنے ہین لیکن جب اللہ تعالیٰ کے وعدون پر نظر کرتا ہون جو اس نے مجہہ سے کئے ہین تو میرا غم امید سے بدل جاتا ہے - منجملہ اسکے وعدون کے ایک یہی ہے جو فرمایا

وجاعل الذین اتبعوک فوق الذین کفروا الی یوم القیامۃ

یہہ تو سچ ہے کہ وہ میرے متبعین کو قیامت تک میرے منکرون اور مخالفون پر غلبہ دیگا - لیکن غور طلب بات یہ ہے کہ متبعین مین ہر شخص محض میرے ہاتہہ پر بیعت کرنے سے داخل نہین ہو سکتا - جب تک اپنے اندر وہ اتباع کی پوری کیفیت پیدا نہین کرتا - متبعین مین داخل نہین ہو سکتا - پوری پوری پیروی جب تک نہین کرتا - ایسی پیروی کہ گویا **اطاعت** مین فنا ہو جاوے - اور نقش قدم پر چلے اسوقت تک اتباع کا لفظ صادق نہین آتا - اس سے معلوم ہوتا ہے کہ خدا تعالےٰ نے ایسی جماعت میرے لئے مقدر کی ہے جو میری اطاعت مین فنا ہو اور پورے طور پر میری اتباع کرنے والے ہو -

اس سے مجہے تسلی ملتی اور میرا غم امید سے بدل جاتا ہے - مجہے اسبات کا غم نہین کہ ایسی جماعت نہ ہوگی؟ نہین جماعت آخر ضرور ہوگی اسلئے کہ خدا تعالیٰ کا یہہ وعدہ ہے ایسے لوگ ضرور ہونگے مگر غم اسبات کا ہے کہ ابھی جماعت کچی ہے اور پیغام موت آرہا ہے گویا جماعت کی حالت اس بچہ کی سی ہے جسنے ابھی دو چار روز دودہ پیا ہو اور اس کی مان مرجاوے -

حضرت حجۃ اللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام کے منہ سے جسوقت یہہ جملے نکلے - انمین کچہہ ایسا درد اور رقت تہی کہ اسنے سامعین کو بیقرار کردیا - اور کئی آدمی جو آخر ضبط نہ کرسکے پہوٹ پہوٹ کر رو پڑے - "ایڈیٹر"

بہرحال خدا تعالےٰ کے وعدون پر میری نظر ہے اور وہ خدا ہی ہے جو میری **تسکین اور تسلی** کا باعث ہے - ایسی حالت مین کہ جماعت کمزور اور بہت کچہہ تربیت کی محتاج ہے یہہ ضروری امر ہے کہ مین تمہین توجہ دلاؤن کہ تم خدا تعالےٰ کے ساتہہ سچا تعلق پیدا کرو - اور اسی کو مقدم کرلو - اور اپنے لئے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی پاک جماعت کو نمونہ سمجہو - ان کے نقش قدم پر چلو - مین ابھی بیان کرچکا ہون کہ وہ ...... ایک ایسی **صادق** جماعت تہی جو اپنے ایمان قوی کے لحاظ سے جان فدا کرنے مین بھی دریغ نہ کرتی تہی - بلکہ مین دعوے سے کہتا ہون کہ وہ ایک ایسی قوم ہے کہ اسکی **نظیر** مل سکتی ہی نہین - جب ہم دوسری قومون کا ان سے مقابلہ کرتے ہین تو ان کی عظمت اور شوکت کا اور بھی دلپر اثر ہوتا ہے -

(باقی آیندہ)

سفرنامہ دہلی

(گذشتہ اشاعت سے آگے)

داخلہ دہلی اور دروازے بند مین پیچہے ذکر کرآیا ہون کہ دہلی مین خدام اعلیٰ حضرت کو یقین ہوچکا تہا کہ حضرت اقدس کی آمد ملتوی ہوگئی ہے اسکے لئے کوئی قرائن قویہ نہ تہے صرف ایک قیاسی امر تہا اور اسی وجہ سے ریلوی سٹیشن پر کسی خادم کو آنے کیضرورت ہی محسوس نہ ہوئی - اور آج تو کسی صورت مین بھی گمان نہ تھا کہ آپ تشریف لے آئینگے - برخلاف اسکے ہم سب اسی تار کی امید پر جو روانہ ہونے سے پہلے بٹالہ سے دیا تہا - بخیال خویش چشم براہ تہے کہ ریلوے سٹیشن پر اپنے احباب سے ملین گے مگر سٹیشن پر جب کسی کو نہ پایا تو سخت تحیر ہوا - خصوصاً اس وجہ سے کہ ہم سب محض ناواقف تہے اور نہین جانتے تہے کہان جانا ہے؟ اور کہان اترنا ہے - حضرت حجۃ اللہ نے سٹیشن پر اتر کر صرف اتنا پوچہا کہ میر صاحب سٹیشن پر نہین آئے جب جواب نفی مین دیا گیا تو آپ کو ذرا بھی خیال نہین گذرا فرمایا اچہا اسباب نکلوا اور ذرا انتظار کرو - اسباب نکلوایا گیا - اور پلیٹ فارم ہی کے ایک حصہ پر حضرت اقدس اور آپ کے اہل بیت بڑے اطمینان کے ساتہہ تہوڑی دیر کے لئے ٹہیرے - اور خاکسار ایڈیٹر الحکم کو شہر کے جانے کیواسطے گاڑیون پر اسباب لدوانے کا حکم دیا گیا چنانچہ تعمیل ارشاد کی گئی اور **متصل مسجد سید رفائی** کے پتہ سے ہم سب شہر کو چل پڑے راستہ مین ڈاکٹر محمد اسماعیل خان صاحب انچارج ریفارمیٹری سکول دہلی آملے جنکو اسیوقت اطلاع ہوئی تہی قصہ مختصر جامع مسجد کی مشرقی سڑک پر سے ہوتے ہوئے ہم سید رفائی کی مسجد کے پاس پہونچے جہان حضرت اقدس کے قیام کے لئے ایک بڑا مکان **الف خان سیاہی** والے کا کرایہ پر لیا گیا تہا - جب منزل مقصود پر پہونچے تو دیکہا کہ

دروازے بند ہین

میرے دل مین معاً بھی آیا کہ وہ رویا جو جناب نے دہلی کو روانہ ہوتے وقت دیکہی تہی اور دہلی کے دروازے بند پائے تہے ایک رنگ مین پوری ہوگئی اسلئے کہ جب مکان کو کہولا گیا تو اس مین جدہر دیکہو دروازے بند -

فی الجملہ

وہان قیام کیا - جن احباب نے ظہر و عصر کی نماز نہ پڑہی تہی انہون نے نماز ادا کی اور بیچارے اکیلے ڈاکٹر صاحب اسوقت ان مہمانون کی ضروریات کا سامان کرنے لگے - کیونکہ مکان مین تو بجز دروازہ بندی کے کچہہ تہا ہی نہین - روشنی - چارپائیون - پانی کے لئے برتنون - اور پہر کہانے پکانے کا سارا انتظام بڑی جانفشانی اور مستعدی سے انہون نے کیا - پہر میر قاسم علی صاحب بھی آملے اور جون جون خبر ہوتی گئی احباب حاضر ہوتے گئے - مسافرین دہلی نے اپنے اپنے ٹہکانے اس مکان مین کرلئے - اور شہر دہلی کے پیش آنے والے حالات کے نقشے سرسری طور پر دماغ مین آنے لگے - مسجد رفائی کا ذکر آگیا ہے اسلئے نامناسب نہوگا اگر اس مقام پر اسکا مختصر سا ذکر مین کرجاؤن -

مسجد سید رفائی یہہ مسجد بہت قدیم زمانہ کی بنی ہوئی ہے - کوئی بہت بڑی مسجد نہین بلکہ نہایت ہی مختصر سی مسجد ہے - ٹہیک طور پر نہین کہہ سکتے کہ دراصل اس مسجد کا بنانے والا کون تہا لیکن چونکہ سید رفائی صاحب غدر سے پہلے یہان رہتے تہے اس لئے یہ مسجد انہین کے نام سے مشہور ہوگئی ہے آثار الصنادید مین اس مسجد کے متعلق یہہ بھی لکہا ہے کہ ان سید صاحب کے ہان ایک مجلس بنام حضرہ ہوا کرتی تہی اور اسی مجلس مین خاص مریدون کے ہاتہہ مین چہرے ہوتے تہے اور وہ حالت وجد مین ایک دوسرے کو چہرے مارتے تہے مگر کوئی زخمی نہ ہوتا تہا اور اگر ہوتا بھی تہا تو سید صاحب لب لگا کر اسکو اوسیوقت اچہا کردیتے تہے مجلس کی بڑی شرط یہہ تہی کہ اسکے گرد و پیش مین کوئی عورت نہو -

اللھم صل علی محمد وبارک وسلم یہہ قصہ (جو سید صاحب اور آپ کے مریدون کے متعلق مینے لکہا ہے) پڑہکر بے اختیار میری زبان سے اللھم صل علی محمد و بارک وسلم نکلا - مین سید صاحب اور آپ کی اس مجلس کے متعلق کوئی ریمارک پاس کرنے کا حق نہین رکہتا اس لئے کہ **تلک امۃ قد خلت لھا ما کسبت** مگر اتنا تو بہرحال کہنا پڑتا ہے کہ انہون نے اپنے مریدون کو سلوک کی منزلین طے کرانے کے لئے کیا کیا حیلے تجویز کئے - ایک دن حضرت حجۃ اللہ مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی مجلس مین بعض فقرا کے اذکار و معمولات کا ذکر تہا مثلاً ایک ایک ٹانگ پر کہڑے ہوکر ذکر کرتے تہے یا اسی قسم کے اور مشکلات مین اپنے آپ کو ڈالتے تہے - آپ نے اسپر جو کچہہ فرمایا اسکا خلاصہ مطلب یہہ تہا کہ اصل بات یہہ ہے سالکون پر بعض اوقات ایک زمانہ قبض کا آجاتا ہے اسکے دور کرنے کے واسطے وہ اس قسم کے حیلے کرتے ہین جیسے جسمانی طور پر اگر قبض واقع ہوجائے تو اس کے دور کرنے کیواسطے بھی مختلف تجاویز اور تدابیر پر عمل کرنے کی حاجت پڑتی ہے اسیطرح پر روحانی قبض کے وقت یہہ لوگ اپنے نفس کو مختلف قسم کے شدائد مین ڈالتے ہین اس سے غرض انکی اس قبض کا دور کرنا ہی ہوتا ہے اور یہ بھی کہ اپنے نفس پر حکومت اور غلبہ حاصل کرسکین - حضرت حجۃ اللہ کے اس ارشاد کو سن کر آپ کی سچائی پر بے اختیار ہو کر صدقت کہنا پڑتا ہے اور آپ کے حسن ظن کی بڑہی ہوئی قوت کی بے اختیار تعریف کرنی پڑتی ہے - اسیطرح پر ممکن ہے سید رفائی صاحب نے اپنے مریدون کی تربیت کے لئے یہہ ایک حیلہ تجویز کیا ہو اور اس سے انہون نے کوئی فائدہ محسوس کیا ہو -

مگر انبیاء علیہم السلام اور مامورین کے سلسلہ اور طریق تربیت میں ایک نمایاں فرق ہوتا ہے وہ اس قسم کے اشغال راہبوں کو اختیار نہیں کرتے بلکہ وہ ایک ایسی سہل اور آسان راہ پر قوم کو لے جاتے ہیں جو اس قسم کی مشکلات سے بری ہوتی ہے اسکی وجہ میں تو یہہ سمجھتا ہوں کہ چونکہ یہہ لوگ اللہ تعالے کے خاص شاگرد اور اسی کے دست تربیت سے طیار شدہ ہوتی ہیں اسلئے طریقہ تربیت سے ہی خوب واقف تے ہیں ولنعم ماقیل

چون حاجتے بود بہ ادیبے دگر مرا
من تربیت پذیر ز رب مہیمنم

اسکی مثال ایسی ہی ہے جیسے ایک ٹرینڈ ٹیچر ہو جو طریقہ تعلیم سے خوب واقف اور سند یافتہ ہوتا ہے اور ایک ایسا جو واقف نہ ہو۔ جیسے دونو کے مدارج میں فرق ہے ویسے ہی انکے طریقہ تعلیم میں بھی فرق ہے ٹھیک اسی طرح پیران پیرون اور مشایخوں کے طریق اصلاح اور مامورین کے طریقہ اصلاح میں ایک فرق نمایاں ہوتا ہے۔

یہی وجہ ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے بنی جماعت کے لئے وہ وہ اصلاح کے طریقے کبھی پسند نہ فرمائے جو یہود و نصاریٰ کے احبار اور رہبانوں میں اسوقت مروج تھے۔ اور ایسا ہی آپ کے بروز احمد قادیانی علیہما الصلوٰۃ والسلام نے بھی اپنی قوم کے لئے ان اوراد و اشغال کی طرف لیجانا نہیں چاہا جو آج مختلف گدیوں اور سجادہ نشینوں کے ہان مروج ہیں بلکہ آپ اس طریق پر اصلاح کرنا چاہتے ہیں جو آپ کے جلیل القدر معلم صلے اللہ علیہ وسلم نے اللہ تعالے کے منشاء اور ایماء سے مقرر کیا تھا۔ جسکو دوسرے الفاظ میں آج ہم

سنت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم

کہتے ہیں آپ ہی فرماتے ہیں کہ ہر ایک قسم کی روحانی ترقی اور فیض و برکت آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے نقش قدم پر چلنے سے حاصل ہو سکتی ہے بدون اس کے کچھہ بھی نہیں ملتا۔ ؎

بزہد و ورع کوش و صدق و صفا
ولیکن میفزائے بر مصطفے

میری اپنی رائے ہے کہ آجکل جو سجادہ نشینوں اور مختلف گدیوں اور طریقوں اور سلسلوں میں ہم برکات اور فیوض ربانی کے آثار اور علامات کو بہت ہی کم بلکہ قریب قریب نہیں پاتے تو اسکی یہی وجہ ہے کہ اسکو جو ترقیات روحانی کا سرچشمہ ہے دور لے جارہے ہیں اور وہ اوراد و اشغال جو بعض پاکباز لوگوں نے اپنی اصلاح حالت اور رفع قبض روحانی کی خاطر بطریق علاج وقتی اختیار کئے تھے۔ مستقل طور پر انہیں ہر مرض کے لئے پیٹنٹ سمجھہ لیا گیا ہے جو کسی حال میں درست نہیں۔

غرض

مبارک اور سعادت بخش وہی طریق ہوتا ہے جو انبیاء علیہم السلام اختیار کرتے ہیں اور جو اس زمانے میں حضرت حجۃ اللہ مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے پیش کیا ہے اور وہ نیا نہیں بلکہ وہ وہی طریق ہے جسکے لئے اللہ تعالیٰ خود فرماتا ہے

ولکم فی رسول اللہ اسوۃ حسنۃ

خیر یہ تو ایک ضمنی بات تھی جو سید رفائی صاحب کے طریقہ اصلاح کے سلسلہ میں مجھے کہنی پڑی اسی مسجد رفائی کے متصل ہان بالکل متصل ہماری فرودگاہ تھی اور خصوصاً میں تو بہت ہی قریب تنہا میں جب جب اس مسجد رفائی کو دیکھتا اور سید صاحب کے اس طریقہ مجلس حضرہ کو خیال کرتا تو بے اختیار اپنے سید و مولا مسیح موعود پر بھی درود پڑھتا کہ اس کے زمرہ خدام میں آکر ہمیں اس قسم کے اشغال کی حاجت نہیں پڑی اللھم صل علے محمد وعلی آل محمد وبارک وسلم

اس سے پیشتر کہ دہلی کے زمانہ قیام کے حالات لکھیں یہہ ضروری معلوم ہوتا ہے کہ دہلی کے متعلق ضروری واقفیت ناظرین الحکم کے لئے بہم پہونچائیں۔ ہرچند بعض ناظرین اس سے واقف ہوں گے مگر اکثر ناواقف ہونگے علاوہ بریں سفرنامہ کی تکمیل بدون اس کے ہو نہیں سکتی۔ پس میں اپنے ناظرین کے لئے دوربین کا کام دونگا اور اپنی آنکھہ سے انہیں دہلی دکھاؤنگا۔

(باقی آیندہ)

سنگ مزار

حضرت مولانا مولوی عبدالکریم صاحب رضی اللہ عنہ کا تابوت ۲۷ دسمبر ۱۹۰۵ء کو بعد نماز ظہر و عصر نکالا گیا اور احباب بادیدۂ گریان اپنے کاندھوں پر اٹھا کر باغ میں لے گئے خود حضرت مسیح موعود بھی جنازہ کے ہمراہ تھے ۲۷ تاریخ کی صبح کو ۱۰ بجے کے قریب اعلیٰ حضرت نے اپنی جماعت کو لیکر پھر جنازہ پڑھا۔ عرصہ تک آپ کے مدارج کی ترقیات کے لئے دعا فرماتے رہے ۲۶ دسمبر کو جبکہ حضرت بہشتی مقبرہ یعنی جدید قبرستان میں مولوی عبدالکریم رضی اللہ عنہ کی قبر کو دیکھکر بیٹھ گئے تھے۔ میرے محترم بھائی منشی نواب خان صاحب ثاقب نے مرحوم کی وفات پر ایک ترجیع بند پڑھا۔ حضرت نے اسکو بہت پسند فرمایا اور ایک قطعہ تاریخ لکھنے کی انہیں ہدایت کی وہی قطعہ تاریخ اب مرحوم کا سنگ مزار ہے۔ حضرت کا ارادہ آپ کچھ لکھنے کا تھا۔ مگر ثاقب صاحب کی نسبت فرمایا۔

"ہمارا لکھنے کا ارادہ تھا انہوں نے ہمارا منشاء پورا کر دیا۔" اسلئے یہہ شعر لکھوا دیئے جاویں۔ سنگ مزار کو تو وہی لوگ پڑھیں گے جو یہان آکر اپنے مخدوم کو بہشتی مقبرہ کی خاک میں آرام کرتے ہوئے دیکھیں گے۔ مگر اسکا مثنیٰ وہ بھی پڑھ لیں۔ جو بظاہر قادیان سے دور ہیں۔ اس سنگ مزار کو پڑھیں اور اپنے مخدوم کے مراتب کی ترقی کے لئے دعا کریں۔

اس سے پہلے کہ میں اس قطعہ تاریخ کو درج کروں۔ میں ثاقب صاحب کو مبارکباد دیتا ہوں کہ وہ حضرت امام علیہ الصلوٰۃ والسلام کے منشاء کو پورا کرنے والے ٹھہرے اور اس امر میں کلام امام زبان ثاقب پر جاری ہوا۔ (ایڈیٹر)

قطعہ تاریخ وفات حضرت مولینا مولوی عبدالکریم صاحب مرحوم

یہہ ہے اس باصفا مرد خدا کا مرقد روشن
بحکم وحی روشن جو مسلمانوں کا لیڈر تھا
پڑا رہتا تھا سایہ کی طرح عیسےٰ کے در پر وہ
اطاعت اور وفا میں سایۂ ظل پیمبر تھا
مسیحا سے ہوا زندہ مسیحا میں مٹا آخر
الگ عیسےٰ سے مرنا اور جینا اسپہ دوبھر تھا
دم عیسےٰ کی جنبش تھا ید بیضا کی تھا تابش
شعاع مہر روشن تھا ضیائے بدر انور تھا
خدا کے گھر سدھارا اور بہشتی مقبرہ پایا
مزین جسکے دم سے مسجد و محراب و منبر تھا
سخن کی داد دیتا تھا۔ سخن کا قدردان تھا وہ
سخن سنج و سخن گو سخن فہم و سخنور تھا
مسیحا کے محامد سے تھا پر ہر وعظ اور خطبہ
مناقب کا مرقع اسکا ہر اسپیچ و لیکچر تھا
نئی طرز ادا اسکا نیا حسن بیان ہر دم
ہر اک وعظ اسکا شہد اور ہر بیان قند مکرر تھا
جو دل کا سخت آجاتا وہ دم میں موم ہو جاتا
پگھل کر بہنے لگتا تھا کلیجہ جس کا پتھر تھا
مسیحا کو جو ماناؔ اسکو وہ مومن سمجھتا تھا
مسیحائی کا منکر شخص نزدیک اُسکے کافر تھا
نہ کچھہ پیری چلی آکر یہان افسوس نیچر کی
ہوا آخر مسلمان جو مرید پیر نیچر تھا
وہ تھا اصحاب صفہ کے مبارک پاک لوگوں میں
مسیحا کا در و دیوار اُس کا بام اور گھر تھا
لئے معصومیت میں پورے سینتالیس سال اسکے
رہا جبتک وہ دنیا میں مطیع حکم داور تھا
زبان و دل موافق تھا مخالف تھا دورنگی کا
جو دل میں تھا نہان اُسکے وہی اُسکی زبان پر تھا
وفات اوسکی ہوئی تیرہ سو اور تئیس ہجری میں
یہ وہ دن تھا کہ ہر چھوٹا بڑا بادیدۂ تر تھا
یہہ بدہ کا روز گیارہ ماہ شعبان المعظم کی
بلا کا دن قیامت کا سمان یا روز محشر تھا
یہہ وہ دن تھا کہ چشم مہر و مہ بھی ڈبڈبا آئی
زمین و آسمان اس نوحہ خوانی میں برابر تھا
اُمڈ کر آیا بادل جبکہ مطلع صاف تھا سارا
سمان رونے کا بام آسمانی پر سراسر تھا
وہ قطرے مینہ کے تھے یا بندھ گیا تھا جھاڑ آنسو کا
یہہ اشک غم بھی گویا موتیوں کا اک نچھاور تھا
تڑپ کر بجلیان کوندیں بہائے اشک آنکھوں سے
یہہ کہہ سکتے ہیں بجلی کا بھی انگاروں پہ بستر تھا
کلیجہ پھٹ گیا بادل کا رو یا پھوٹ پھوٹ ایسا
دہاں غم کا ہی تھا آخر نہ وہ لوہا نہ پتھر تھا
ہو روح مولوی عبدالکریم آرام و راحت میں
وہ روحانی فرشتہ تھا دم اوسکا روح پرور تھا
دعا کرتے رہو ثاقب کہ بیڑا پار ہو اُسکا
وہ علم و معرفت کے بحر کا کامل شناور تھا

اطلاع

میں نے بارہا یہہ لکھا ہے۔ کہ خریداران الحکم خط و کتابت میں اپنا نمبر خریداری جو ہر ایک چٹ پر مطبوعہ ہوتا ہے۔ دیا کریں مگر بعض خریدار ابھی تک اس طرف متوجہ نہیں ہوئے جس سے نمبر تلاش کرنے میں بہت سا وقت ضایع ہوتا ہے۔ اگر احباب توجہ کریں۔ اور نمبر خریداری دیا کریں۔ تو تضیع اوقات کے علاوہ کمال سہولت ہو جائے۔ آیندہ ضرور ضرور خیال رکھیں۔

الوصیّة

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

نَحْمَدُهٗ وَنُصَلِّی عَلٰی رَسُوْلِهِ الْكَرِيْمِ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ۔ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰی رَسُوْلِهٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ اَجْمَعِيْنَ۔ اما بعد چونکہ خدائے عزوجل نے متواتر وحی سے مجھے خبر دی ہے کہ میرا زمانہ وفات نزدیک ہے اور اس بارہ مین اوس کی وحی اس قدر تواتر سے ہوئی کہ میری ہستی کو بنیاد سے ہلا دیا اور اس زندگی کو میرے پر سرد کر دیا اس لئے مین نے مناسب سمجہا کہ اپنے دوستون اور اُن تمام لوگون کے لئے جو میرے کلام سے فائدہ اٹھانا چاہین چند نصائح لکہون۔ سو پہلے مین اوس مقدس وحی سے اطلاع دیتا ہون جس نے مجھے میری موت کی خبر دیکر میرے لئے یہ تحریک پیدا کی اور وہ یہ ہے۔ جو عربی زبان مین ہوئی۔ اور بعد مین اُردو کی وحی بہی لکہی جائیگی۔

قَرُبَ اَجَلُكَ الْمُقَدَّرُ وَلَا نُبْقِيْ لَكَ مِنَ الْمُخْزِيَاتِ ذِكْرًا۔ قَلَّ مِيْعَادُ رَبِّكَ وَلَا نُبْقِيْ لَكَ مِنَ الْمُخْزِيَاتِ شَيْئًا۔ وَاِمَّا نُرِيَنَّكَ بَعْضَ الَّذِيْ نَعِدُهُمْ اَوْ نَتَوَفَّيَنَّكَ وَنُبْقِيْ لَكَ الْاٰيَاتِ قَرُبَ مَا تُوْعَدُوْنَ۔ وَاَمَّا بِنِعْمَةِ رَبِّكَ فَحَدِّثْ۔ اِنَّهٗ مَنْ يَّتَّقِ اللّٰهَ وَيَصْبِرْ فَاِنَّ اللّٰهَ لَا يُضِيْعُ اَجْرَ الْمُحْسِنِيْنَ۔

ترجمہ:- تیری اجل قریب آگئی ہے اور ہم تیرے متعلق ایسی باتون کا نام و نشان نہین چھوڑین گے جن کا ذکر تیری رسوائی کا موجب ہو۔ تیری نسبت خدا کی میعاد مقررہ تھوڑی رہ گئی ہے اور ایسے تمام اعتراض دور اور دفع کر دین گے اور کچھ بھی ان مین سے باقی نہین رہین گے جن کے بیان سے تیری رسوائی مطلوب ہو۔ اور ہم اسبات پر قادر ہین کہ جو کچھ مخالفون کی نسبت ہماری پیشگوئیان ہین ان مین سے تجھے کچھ دکھاوین یا تجھے وفات دیدین تو اس حالت مین فوت ہوگا۔ جو مین تجھ سے راضی ہونگا اور ہم کھلے کھلے نشان تیری تصدیق کے لئے ہمیشہ موجود رکھین گے جو وعدہ کیا گیا وہ قریب ہے اپنے رب کی نعمت کا جو تیرے پر ہوئی لوگون کے پاس بیان کر۔ جو شخص تقویٰ اختیار کرے اور صبر کرے تو خدا ایسے نیکوکارون کا اجر ضائع نہین کرتا۔

اس جگہ یاد رہے کہ خدا تعالےٰ کا یہ فرمانا کہ ہم تیری نسبت ایسے ذکر باقی نہین چھوڑین گے جو تیری رسوائی اور ہتک عزت کا موجب ہون اس فقرہ کے دو معنے ہین (۱) اول یہ کہ ایسے اعتراضات کو جو رسوا کرنے کی نیت سے شائع کئے جاتے ہین ہم دور کر دینگے اور اون اعتراضات کا نام و نشان نہ رہے گا۔ (۲) دوسرے یہ کہ ایسے شکایت کرنے والون کو جو اپنی شرارتون کو نہین چھوڑتے اور بد ذکر سے باز نہین آتے دنیا سے اوٹھا لین گے صفحہ ہستی سے معدوم کر دینگے۔ تب اون کے نابود ہونے کی وجہ سے اون کے بیہودہ اعتراض بہی نابود ہو جائینگے پہر بعد اس کے خدا تعالےٰ نے میری وفات کی نسبت اُردو زبان مین مندرجہ ذیل کلام کے ساتہ مخاطب کرکے فرمایا۔

بہت تھوڑے دن رہ گئے ہین اوس دن سب پر اداسی چہا جائیگی یہ ہوگا یہ ہوگا یہ ہوگا۔ بعد اس کے تمہارا واقعہ ہوگا تمام حوادث اور عجائبات قدرت دکہلانے کے بعد تمہارا حادثہ آئیگا۔

حوادث کے بیان مین جو مجھے علم دیا گیا ہے وہ یہی ہے کہ ہر ایک طرف دنیا مین موت اپنا دامن پہیلائیگی اور زلزلے آئین گے۔ اور شدت سے آئین گے اور قیامت کا نمونہ ہونگے اور زمین کو تہ و بالا کر دینگے اور بہتون کی زندگی تلخ ہو جائیگی۔ پہر وہ جو توبہ کرین گے اور گناہون سے دستکش ہو جائین گے۔ خدا اُن پر رحم کرے گا۔ جیسا کہ ہر ایک نبی نے اس زمانہ کی خبر دی تہی۔ ضرور ہے کہ وہ سب کچہ واقع ہو۔ لیکن وہ جو اپنے دلون کو درست کر لین گے اور اُن راہون کو اختیار کرینگے جو خدا کو پسند ہین اون کو کچہ خوف نہین اور نہ کچہ غم خدا نے مجھے مخاطب کرکے فرمایا کہ تو میری طرف سے نذیر ہے مین نے تجھے بہیجا تا مجرم نیکوکارون سے الگ کئے جائین اور فرمایا کہ دنیا مین ایک نذیر آیا پر دنیا نے اوسکو قبول نکیا لیکن خدا اوسے قبول کرے گا اور بڑے زور آور حملون سے اوسکی سچائی ظاہر کر دے گا۔ × مین تجھے اسقدر برکت دون گا کہ بادشاہ تیرے کپڑون سے برکت ڈھونڈین گے

× اگر دنیا کی آنکھ کہلتی تو وہ دیکھتے کہ مین صدی کے سر پر ظاہر ہوا اور چہارم حصہ کے قریب اب تک چودہوین صدی کی بہی گذر گئی اور احادیث کے مطابق عین میرے دعوے کے وقت رمضان کے مہینے مین چاند گرہن اور سورج گرہن بہی ہوا۔ اور طاعون بہی ملک مین ظاہر ہوئی اور زلزلے بہی آئے اور آئینگے مگر افسوس اون پر جنہون نے دنیا سے پیار کیا اور انہون نے مجھے قبول نہ کیا۔ منہ

اور آئندہ زلزلہ کی نسبت جو ایک سخت زلزلہ ہوگا مجھے خبر دی اور فرمایا۔ پھر بہار آئی خدا کی بات پھر پوری ہوئی۔ اسلئے ایک شدید زلزلہ کا آنا ضروری ہے۔ لیکن راستباز اس سے امن مین ہین۔ سو راستباز بنو! اور تقویٰ اختیار کرو! تا بچ جاؤ۔ آج خدا سے ڈرو تا اوس دن کے ڈر سے امن مین رہو۔ ضرور ہے کہ آسمان کچہ دکھاوے اور زمین کچہ ظاہر کرے۔ لیکن خدا سے ڈرنیوالے بچائے جائین گے۔

خدا کا کلام مجھے فرماتا ہے کہ کئی حوادث ظاہر ہون گے اور کئی آفتین زمین پر اُترین گی کچہ تو ان مین سے میری زندگی مین ظہور مین آجائینگی اور کچہ میرے بعد ظہور مین آئین گی۔ اور وہ اس سلسلہ کو پوری ترقی دیگا کچہ میرے ہاتہ سے اور کچہ میرے بعد۔

یہ خدا تعالےٰ کی سُنت ہے اور جب سے کہ اوس نے انسان کو زمین مین پیدا کیا ہمیشہ اس سنت کو وہ ظاہر کرتا رہا ہے کہ وہ اپنے نبیون اور رسولون کی مدد کرتا ہے اور انکو غلبہ دیتا ہے جیسا کہ وہ فرماتا ہے کَتَبَ اللّٰهُ لَاَغْلِبَنَّ اَنَا وَرُسُلِيْ ⁕ اور غلبہ سے مراد یہ ہے کہ جیسا کہ رسولون اور نبیون کا یہ منشاء ہوتا ہے کہ خدا کی حجت زمین پر پوری ہو جائے اور اوسکا مقابلہ کوئی نہ کر سکے اسی طرح خدا تعالےٰ قوی نشانون کے ساتہ اون کی سچائی ظاہر کر دیتا ہے اور جس راستبازی کو وہ دنیا مین پہیلانا چاہتے ہین اوسکی تخم ریزی اونہین کے ہاتہ سے کر دیتا ہے لیکن اوس کی پوری تکمیل اون کے ہاتہ سے نہین کرتا بلکہ ایسے وقت مین اون کو وفات دیکر جو بظاہر ایک ناکامی کا خوف اپنے ساتہ رکہتا ہے مخالفون کو ہنسی اور ٹھٹھے اور طعن اور تشنیع کا موقع دے دیتا ہے اور جب وہ ہنسی ٹھٹھا کر چکتے ہین تو پہر ایک دوسرا ہاتہ اپنی قدرت کا دکہاتا ہے اور ایسے اسباب پیدا کر دیتا ہے جن کے ذریعہ سے وہ مقاصد جو کسی قدر ناتمام رہ گئے تہے اپنے کمال کو پہونچتے ہین غرض دو قسم کی قدرت ظاہر کرتا ہے۔ (۱) اوّل خود نبیون کے ہاتہ سے اپنی قدرت کا ہاتہ دکہلاتا ہے (۲) دوسرے ایسے وقت مین جب نبی کی وفات کے بعد مشکلات کا سامنا پیدا ہو جاتا ہے اور دشمن زور مین آ جاتے ہین اور خیال کرتے ہین کہ کام بگڑ گیا اور یقین کر لیتے ہین کہ اب یہ جماعت نابود ہو جائیگی اور خود جماعت کے لوگ بہی تردد مین پڑ جاتے ہین اور اُن کی کمرین ٹوٹ جاتی ہین اور کئی بدقسمت

⁕ ترجمہ:- خدا نے لکہہ رکہا ہے کہ وہ اور اوس کے نبی غالب رہین گے۔ منہ

مرتد ہونے کی راہین اختیار کر لیتے ہین۔ تب خدا تعالےٰ دوسری مرتبہ اپنی زبردست قدرت ظاہر کرتا ہے اور گرتی ہوئی جماعت کو سنبہال لیتا ہے پس وہ جو آخیر تک صبر کرتا ہے۔ اس معجزہ کو دیکہتا ہے جیسا کہ حضرت ابوبکر صدیقؓ کے وقتون مین ہُوا جب کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی موت ایک بے وقت موت سمجہی گئی اور بہت سے بادیہ نشین نادان مرتد ہو گئے اور صحابہؓ بھی مارے غم کے دیوانہ کیطرح ہو گئے۔ تب خدا تعالےٰ نے حضرت ابوبکر صدیقؓ کو کہڑا کرکے دوبارہ اپنی قدرت کا نمونہ دکہایا اور اسلام کو نابود ہوتے ہوتے تہام لیا اور اوس وعدہ کو پورا کیا جو فرمایا تہا۔ وَلَيُمَكِّنَنَّ لَهُمْ دِيْنَهُمُ الَّذِي ارْتَضٰى لَهُمْ وَلَيُبَدِّلَنَّهُمْ مِّنْۢ بَعْدِ خَوْفِهِمْ اَمْنًا یعنی خوف کے بعد پھر ہم انکے پیر جما دین گے۔ ایسا ہی حضرت موسیٰ علیہ السلام کے وقت مین ہوا۔ جب کہ حضرت موسیٰ مصر اور کنعان کی راہ مین پہلے اس سے جو بنی اسرائیل کو وعدہ کے موافق منزل مقصود تک پہونچا دین فوت ہو گئے اور بنی اسرائیل مین اون کے مرنے سے ایک بڑا ماتم برپا ہوا جیسا کہ توریت مین لکہا ہے کہ بنی اسرائیل اس بے وقت موت کے صدمہ سے اور حضرت موسیٰ کی ناگہانی جدائی سے۔ چالیس دن تک روتے رہے ایسا ہی حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے ساتہ معاملہ ہوا۔ اور صلیب کے واقعہ کے وقت تمام حواری تتر بتر ہو گئے اور ایک اون مین سے مرتد بہی ہو گیا۔

سو اے عزیزو! جب کہ قدیم سے سنت اللہ یہی ہے کہ خدا تعالےٰ دو قدرتین دکہلاتا ہے تا مخالفون کی دو جھوٹی خوشیون کو پامال کرکے دکہلاوے سو اب ممکن نہین ہے کہ خدا تعالےٰ اپنی قدیم سنت کو ترک کر دیوے۔ اسلئے تم میری اسبات سے جو مین نے تمہارے پاس بیان کی غمگین مت ہو اور تمہارے دل پریشان نہ ہو جاوین کیونکہ تمہارے لئے دوسری قدرت کا بہی دیکہنا ضروری ہے اور اوس کا آنا تمہارے لئے بہتر ہے کیونکہ وہ دائمی ہے جسکا سلسلہ قیامت تک منقطع نہین ہوگا اور وہ دوسری قدرت نہین آ سکتی جب تک مین نہ جاؤن۔ لیکن مین جب جاؤن گا تو پھر خدا اُس دوسری قدرت کو تمہارے لئے بہیجدیگا جو ہمیشہ تمہارے ساتہ رہے گی۔ جیسا کہ خدا کا براہین احمدیہ مین وعدہ ہے اور وہ وعدہ میری ذات کی نسبت نہین ہے بلکہ تمہاری نسبت وعدہ ہے جیسا کہ خدا فرماتا ہے کہ مین اس جماعت کو جو تیرے پیرو ہین قیامت تک دوسرون پر غلبہ دونگا۔ سو ضرور ہے کہ تم پر

میری جدائی کا دن آوے تا بعد اسکے وہ دن آوے جو دائمی وعدہ کا دن ہے وہ ہمارا خدا وعدوں کا سچا اور وفادار اور صادق خدا ہے وہ سب کچھ تمہیں دکھائیگا جسکا اوس نے وعدہ فرمایا اگرچہ یہ دن دنیا کے آخری دن ہیں اور بہت بلائیں ہیں جنکے نزول کا وقت ہے پر ضرور ہے کہ یہ دنیا قایم رہے جب تک وہ تمام باتیں پوری نہ ہو جائیں جنکی خدا نے خبر دی۔ میں خدا کیطرف سے ایک قدرت کے رنگ میں ظاہر ہؤا اور میں خدا کی ایک مجسّم قدرت ہوں اور میرے بعد بعض وجود ہونگے جو دوسری قدرت کا مظہر ہونگے سو تم خدا کی قدرت ثانی کے انتظار میں اکٹھے ہو کر دعا کرتے رہو۔ اور چاہیئے کہ ہر ایک صالحین کی جماعت ہر ایک ملک میں اکٹھے ہو کر دعا میں لگے رہیں تا دوسری قدرت آسمان سے نازل ہو اور تمہیں دکہا دے کہ تمہارا خدا ایسا قادر خدا ہے۔ اپنی موت کو قریب سمجھو تم نہیں جانتے کہ کسوقت وہ گھڑی آجائے گی۔

اور چاہیئے کہ جماعت کے بزرگ جو نفس پاک رکھتے ہیں میرے نام پر میرے بعد لوگوں سے بیعت لیں* خدا تعالے چاہتا ہے کہ اُن تمام روحوں کو جو زمین کی متفرق آبادیوں میں آباد ہیں کیا یورپ اور کیا ایشیاء اُن سب کو جو نیک فطرت رکھتے ہیں توحید کی طرف کھینچے اور اپنے بندوں کو دین واحد پر جمع کرے یہی خدا تعالے کا مقصد ہے جسکے لیے میں دنیا میں بھیجا گیا سو تم اس مقصد کی پیروی کرو مگر نرمی اور اخلاق اور دعاؤں پر زور دینے سے۔ اور جبتک کوئی خدا سے روح القدس پا کر کھڑا نہ ہو سب میرے بعد ملکر کام کرو۔

اور چاہیئے کہ تم بھی ہمدردی اور اپنے نفسوں کے پاک کرنے سے روح القدس سے حصہ لو کہ بجز روح القدس کے حقیقی تقویٰ حاصل نہیں ہو سکتا اور نفسانی جذبات کو بکلی چھوڑ کر خدا کی رضا کے لیے وہ راہ اختیار کرو جو اُس سے زیادہ کوئی راہ تنگ نہ ہو۔ دنیا کی لذّتوں پر فریفتہ مت ہو کہ وہ خدا سے جدا کرتی ہیں اور خدا کے لئے تلخی کی زندگی اختیار کرو۔ درد جس سے خدا راضی ہو اُس لذت سے بہتر ہے جس سے خدا ناراض ہو جائے۔ اور وہ شکست جس سے خدا راضی ہو اُس فتح سے بہتر ہے جو موجب غضب الٰہی ہو۔ اُس محبت کو چھوڑ دو جو خدا کے غضب کے قریب کرے۔ اگر تم صاف دل ہو کر اُسکی طرف آجاؤ تو ہر ایک راہ میں وہ تمہاری مدد کریگا اور کوئی دشمن تمہیں نقصان نہیں پہنچا سکیگا۔ خدا کی رضا کو تم کسی طرح پا ہی نہیں سکتے جب تک تم اپنی رضا چھوڑ کر اپنی لذات چھوڑ کر اپنی عزّت چھوڑ کر اپنا مال چھوڑ کر اپنی جان چھوڑ کر اُس کی راہ میں وہ تلخی نہ اُٹھاؤ جو موت کا نظارہ تمہارے سامنے پیش کرتی ہے۔ لیکن اگر تم تلخی اُٹھا لو گے تو ایک پیارے بچے کی طرح خدا کی گود میں آجاؤ گے۔ اور تم اُن راستبازوں کے وارث کیے جاؤ گے جو تم سے پہلے گذر چکے ہیں اور ہر ایک نعمت کے دروازے تم پر کھولے جائیں گے۔ لیکن تھوڑے ہیں جو ایسے ہیں۔ خدا نے مجھے مخاطب کر کے فرمایا کہ تقویٰ ایک ایسا درخت ہے جسکو دل میں لگانا چاہیئے۔ وہی پانی جس سے تقویٰ پرورش پاتی ہے تمام باغ کو سیراب کر دیتا ہے۔ تقویٰ ایک ایسی جڑھ ہے کہ اگر وہ نہیں تو سب کچھ ہیچ ہے اور اگر وہ باقی رہے تو سب کچھ باقی ہے۔ انسان کو اس فضولی سے کیا فائدہ جو زبان سے خدا طلبی کا دعویٰ کرتا ہے لیکن قدم صدق نہیں رکھتا۔ دیکھو میں تمہیں سچ سچ کہتا ہوں کہ وہ آدمی ہلاک شدہ ہے جو دین کے ساتھ دنیا کی کچھ ملونی رکھتا ہے اور اُس نفس سے جہنم بہت قریب ہے جسکے تمام ارادے خدا کے لئے نہیں ہیں بلکہ کچھ خدا کے لئے اور کچھ دنیا کے لئے۔ پس اگر تم دنیا کی ایک ذرّہ بھی ملونی اپنے اغراض میں رکھتے ہو تو تمہاری تمام عبادتیں عبث ہیں۔ اس صورت میں تم خدا کی پیروی نہیں کرتے بلکہ شیطان کی پیروی کرتے ہو تم ہرگز توقع نہ کرو کہ ایسی حالت میں خدا تمہاری مدد کرے گا بلکہ تم اس حالت میں زمین کے کیڑے ہو اور تھوڑے ہی دنوں تک تم اس طرح ہلاک ہو جاؤ گے جس طرح کہ کیڑے ہلاک ہوتے ہیں

اور تم میں خدا نہیں ہوگا۔ بلکہ تمہیں ہلاک کر کے خدا خوش ہوگا لیکن اگر تم اپنے نفس سے درحقیقت مر جاؤ گے تب تم خدا میں ظاہر ہو جاؤ گے اور خدا تمہارے ساتھ ہوگا اور وہ گھر بابرکت ہوگا جس میں تم رہتے ہو گے اور اون دیواروں پر خدا کی رحمت نازل ہوگی۔ جو تمہارے گھر کی دیواریں ہیں۔ اور وہ شہر بابرکت ہوگا جہاں ایسا آدمی رہتا ہوگا۔ اگر تمہاری زندگی اور تمہاری موت اور تمہاری ہر ایک حرکت اور تمہاری نرمی اور گرمی محض خدا کے لئے ہو جائے گی۔ اور ہر ایک تلخی اور مصیبت کے وقت تم خدا کا امتحان نہیں کرو گے اور تعلق کو نہیں توڑو گے بلکہ آگے قدم بڑھاؤ گے تو میں سچ سچ کہتا ہوں کہ تم خدا کی ایک خاص قوم ہو جاؤ گے تم بھی انسان ہو جیسا کہ میں انسان ہوں اور وہی میرا خدا تمہارا خدا ہے پس اپنی پاک قوتوں کو ضائع مت کرو۔ اگر تم پورے طور پر خدا کی طرف جھکو گے تو دیکھو میں خدا کی منشاء کے موافق تمہیں کہتا ہوں کہ تم خدا کی ایک قوم برگزیدہ ہو جاؤ گے خدا کی عظمت اپنے دلوں میں بٹھاؤ اور اوس کی توحید کا اقرار نہ صرف زبان سے بلکہ عملی طور پر کرو تا خدا بھی عملی طور پر اپنا لطف و احسان تم پر ظاہر کرے کینہ وری سے پرہیز کرو اور بنی نوع سے سچی ہمدردی کے ساتھ پیش آؤ ہر ایک راہ نیکی کی اختیار کرو نہ معلوم کس راہ سے تم قبول کیے جاؤ۔

تمہیں خوشخبری ہو کہ قرب پانے کا میدان خالی ہے ہر ایک قوم دنیا سے پیار کر رہی ہے اور وہ بات جس سے خدا راضی ہو اوس کی طرف دنیا کو توجہ نہیں۔ وہ لوگ جو پورے زور سے اس دروازہ میں داخل ہونا چاہتے ہیں اون کے لئے موقع ہے کہ اپنے جوہر دکھلائیں اور خدا سے خاص انعام پاویں یہ مت خیال کرو کہ خدا تمہیں ضائع کر دیگا تم خدا کے ہاتھ کا ایک بیج ہو جو زمین میں بویا گیا۔ خدا فرماتا ہے کہ یہ بیج بڑھے گا اور پھولیگا اور ہر ایک طرف سے اس کی شاخیں نکلیں گی اور ایک بڑا درخت ہو جائیگا۔ پس مبارک وہ جو خدا کی بات پر ایمان رکھے اور درمیان میں آنے والے ابتلاؤں سے نہ ڈرے کیونکہ ابتلاؤں کا آنا بھی ضروری ہے تا خدا تمہاری آزمایش کرے کہ کون اپنے دعویٰ بیعت میں صادق اور کون کاذب ہے۔ وہ جو کسی ابتلا سے لغزش کھائیگا وہ کچھ بھی خدا کا نقصان نہیں کرے گا۔ اور بدبختی اوسکو جہنم تک پہونچائیگی اگر وہ پیدا نہ ہوتا تو اوس کے لئے اچھا تھا۔ مگر

وہ سب لوگ جو اخیر تک صبر کریں گے اور اون پر مصائب کے زلزلے آئینگے اور حوادث کی آندھیاں چلیں گی۔ اور قومیں ہنسی اور ٹھٹھا کریں گی اور دنیا اون سے سخت کراہت کے ساتھ پیش آئیگی وہ آخر فتح یاب ہونگے اور برکتوں کے دروازے اون پر کھولے جائیں گے۔ خدا نے مجھے مخاطب کر کے فرمایا کہ میں اپنی جماعت کو اطلاع دوں کہ جو لوگ ایمان لائے ایسا ایمان جو اوس کے ساتھ دنیا کی ملونی نہیں اور وہ ایمان نفاق یا بزدلی سے آلودہ نہیں اور وہ ایمان اطاعت کے کسی درجہ سے محروم نہیں ایسے لوگ خدا کے پسندیدہ لوگ ہیں اور خدا فرماتا ہے کہ وہی ہیں جنکا قدم صدق کا قدم ہے۔

اے سننے والو سنو!! کہ خدا تم سے کیا چاہتا ہے بس یہی کہ تم اوسی کے ہو جاؤ اوس کے ساتھ کسی کو بھی شریک نہ کرو نہ آسمان میں نہ زمین میں ہمارا خدا وہ خدا ہے جو اب بھی زندہ ہے جیسا کہ پہلے زندہ تھا اور اب بھی وہ بولتا ہے جیسا کہ وہ پہلے بولتا تھا اور اب بھی وہ سنتا ہے جیسا کہ پہلے سنتا تھا یہ خیال خام ہے کہ اس زمانہ میں وہ سنتا تو ہے مگر بولتا نہیں۔ بلکہ وہ سنتا بھی اور بولتا بھی ہے۔ اوس کی تمام صفات ازلی ابدی ہیں۔ کوئی صفت بھی معطل نہیں اور نہ کبھی ہوگی۔ وہ وہی واحد لاشریک ہے جس کا کوئی بیٹا نہیں اور جس کی کوئی بیوی نہیں۔ وہ وہی بے مثل ہے جسکا کوئی ثانی نہیں اور جسکی طرح کوئی فرد کسی خاص صفت سے مخصوص نہیں اور جس کا کوئی ہمتا نہیں۔ جسکا کوئی ہم صفات نہیں اور جس کی کوئی طاقت کم نہیں وہ قریب ہے باوجود دور ہونے کے۔ اور دور ہے باوجود نزدیک ہونے کے۔ وہ تمثل کے طور پر اہل کشف پر اپنے تئیں ظاہر کر سکتا ہے۔ مگر اوس کے لئے نہ کوئی جسم ہے اور نہ کوئی شکل ہے وہ سب سے اوپر ہے مگر نہیں کہہ سکتے کہ اوس کے نیچے کوئی اور بھی ہے۔ اور وہ عرش پر ہے مگر نہیں کہہ سکتے کہ زمین پر نہیں۔ وہ مجمع ہے تمام صفات کاملہ کا۔ اور مظہر ہے تمام محامد حقّہ کا اور سرچشمہ ہے تمام خوبیوں کا۔ اور جامع ہے تمام طاقتوں کا۔ اور مبدء ہے تمام فیضوں اور مرجع ہے ہر ایک شے کا اور مالک ہے ہر ایک ملک کا۔ اور متّصف ہے ہر ایک کمال سے۔ اور منزّہ ہے ہر ایک عیب اور ضعف سے اور مخصوص ہے اس امر میں کہ زمین والے اور آسمان والے اوسی کی عبادت کریں اور اوس کے آگے کوئی بات بھی انہونی نہیں۔ اور تمام روح اور

* ایسے لوگوں کا انتخاب مومنوں کے اتفاق رائے پر ہوگا پس جس شخص کی نسبت چالیس مومن اتفاق کرینگے کہ وہ اس بات کے لائق ہے کہ میرے نام پر لوگوں سے بیعت لیوے وہ بیعت لینے کا مجاز ہوگا۔ اور چاہیئے کہ وہ اپنے تئیں دوسروں کیلئے نمونہ بناوے خدا نے مجھے خبر دی ہے کہ میں تیری جماعت کے لئے تیری ہی ذرّیت سے ایک شخص کو قایم کروں گا اور اوسکو اپنے قرب اور وحی سے مخصوص کروں گا اور اس کے ذریعہ سے حق ترقی کریگا اور بہت سے لوگ سچائی کو قبول کریں گے سو اُن دنوں کے منتظر رہو۔ اور تمہیں یاد رہے کہ ہر ایک کی شناخت اُس کے وقت میں ہوتی ہے اور قبل از وقت ممکن ہے کہ وہ معمولی انسان دکھائی دے یا بعض دھوکہ دینے والے خیالات کی وجہ سے قابل اعتراض ٹھہرے جیسا کہ قبل از وقت ایک کامل انسان بننے والا بھی پیٹ میں صرف ایک

انکی طاقتیں اور تمام ذرات اور اون کی طاقتیں اُسی کی پیدائش ہیں۔ اوس کے بغیر کوئی چیز ظاہر نہیں ہوتی۔ وہ اپنی طاقتوں اور اپنی قدرتوں اور اپنے نشانوں سے اپنے تئیں آپ ظاہر کرتا ہے اور اوسکو اسی کے ذریعہ سے ہم پا سکتے ہیں اور وہ راستبازوں پر ہمیشہ اپنا وجود ظاہر کرتا رہتا ہے اور اپنی قدرتیں اُن کو دکھلاتا ہے اسی سے وہ شناخت کیا جاتا اور اسی سے اسکی پسندیدہ راہ شناخت کیجاتی ہے۔ وہ دیکھتا ہے بغیر جسمانی آنکھوں کے۔ وہ سُنتا ہے بغیر جسمانی کانوں کے۔ اور بولتا ہے بغیر جسمانی زبان کے۔ اسی طرح نیستی سے ہستی کرنا اُسکا کام ہے جیسا کہ تم دیکھتے ہو کہ خواب کے نظارہ میں بغیر کسی مادہ کے ایک عالم پیدا کر دیتا ہے اور ہر ایک فانی اور معدوم کو موجود دکھلا دیتا ہے۔ پس اسی طرح اسکی تمام قدرتیں ہیں۔ نادان ہے وہ جو اوس کی قدرتوں سے انکار کرے۔ اندھا ہے وہ جو اوسکی عمیق طاقتوں سے بےخبر ہے۔ وہ سب کچھ کرتا ہے اور کر سکتا ہے بغیر اون امور کے جو اوس کی شان کے مخالف ہیں یا اوس کے مواعید کے برخلاف ہیں۔ اور وہ واحد ہے اپنی ذات میں اور صفات میں اور افعال میں اور قدرتوں میں اور اوس تک پہنچنے کے لئے تمام دروازے بند ہیں مگر ایک دروازہ جو قرآن مجید نے کھولا ہے اور تمام نبوتیں اور تمام کتابیں جو پہلے گذر چکیں اُن کی الگ طور پر پیروی کی حاجت نہیں رہی کیونکہ نبوت محمدیہ اُن سب پر مشتمل اور حاوی ہے۔ اور بجز اسکے سب راہیں بند ہیں۔ تمام سچائیاں جو خدا تک پہنچاتی ہیں اسی کے اندر ہیں نہ اس کے بعد کوئی نئی سچائی آئیگی اور نہ اس سے پہلے کوئی ایسی سچائی تھی جو اسمیں موجود نہیں اس لئے اس نبوت پر تمام نبوتوں کا خاتمہ ہے اور ہونا چاہیے تھا کیونکہ جس چیز کے لئے ایک آغاز ہے اس کے لئے ایک انجام بھی ہے لیکن یہہ نبوت محمدیہ اپنی ذاتی فیض رسانی سے قاصر نہیں بلکہ سب نبوتوں سے زیادہ اس میں فیض ہے اس نبوت کی پیروی خدا تک بہت سہل طریق سے پہنچا دیتی ہے اور اسکی پیروی سے خدا تعالےٰ کی محبت اور اوس کے مکالمہ مخاطبہ کا اوس سے بڑھکر انعام مل سکتا ہے جو پہلے ملتا تھا مگر اس کا کامل پیرو صرف نبی نہیں کہلا سکتا کیونکہ نبوت کاملہ تامہ محمدیہ کی اسمیں ہتک ہے

ہاں اُمتی اور نبی دونوں لفظ اجتماعی حالت میں اُسپر صادق آسکتے ہیں کیونکہ اس میں نبوت تامہ کاملہ محمدیہ کی ہتک نہیں بلکہ اوس نبوت کی چمک اس فیضان سے زیادہ تر ظاہر ہوتی ہے ✤ اور جب [illegible] کا امتزاج اپنی کیفیت اور کمیت کی رو سے کمال درجہ تک پہنچ جائے اور اس میں کوئی کثافت اور کمی باقی نہ ہو اور کھلے طور پر امور غیبیہ پر مشتمل ہو تو وہی دوسرے لفظوں میں نبوت کے نام سے موسوم ہوتا ہے۔ جس پر تمام نبیوں کا اتفاق ہے پس یہ ممکن نہ تھا کہ وہ قوم جس کے لئے فرمایا گیا کہ

كُنْتُمْ خَيْرَ أُمَّةٍ أُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ

اور جن کے لئے یہ دعا سکھائی گئی کہ اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيمَ صِرَاطَ الَّذِينَ أَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ اُنکے تمام افراد اس مرتبہ عالیہ سے محروم رہتے اور کوئی ایک فرد بھی اس مرتبہ کو نہ پاتا اور ایسی صورت میں صرف یہی خرابی نہیں تھی کہ اُمت محمدیہ ناقص اور ناتمام رہتی اور سب کے سب اندھوں کی طرح رہتے بلکہ یہ بھی نقص تھا .... کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی قوت فیضان پر داغ لگتا تھا اور آپ کی قوت قدسیہ ناقص ٹھہرتی اور ساتھ اسکے وہ دعا جسکا پانچ وقت نماز میں پڑھنا تعلیم کیا گیا تھا۔ اوس کا سکھلانا بھی عبث ٹھہرتا تھا مگر اس کے دوسری طرف یہ خرابی بھی تھی کہ اگر یہ کمال کسی فرد اُمت کو براہ راست بغیر پیروی نور نبوت محمدیہ کے مل سکتا ہے تو ختم نبوت کے معنے باطل ہوتے تھے پس ان دونوں خرابیوں سے محفوظ رکھنے کے لئے خدا تعالےٰ نے مکالمہ مخاطبہ کاملہ تامہ مطہرہ مقدسہ کا شرف ایسے بعض افراد کو عطا کیا جو فنافی الرسول کی حالت تک اتم درجہ تک پہنچ گئے اور کوئی حجاب درمیان نہ رہا اور اُمتی ہونیکا مفہوم اور پیروی کے معنے اتم اور اکمل درجہ پر ان میں پائے گئے ایسے طور پر کہ انکا وجود اپنا وجود نہ رہا۔ بلکہ اُنکی محویت کے آئینہ میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا وجود منعکس ہو گیا۔ اور دوسری طرف اتم اور اکمل طور پر مکالمہ مخاطبہ الٰہیہ نبیوں کی طرح اُنکو نصیب ہوا۔

پس اسطرح پر بعض افراد نے باوجود اُمتی ہونے کے نبی ہونیکا خطاب پایا کیونکہ ایسی صورت کی نبوت نبوت محمدیہ سے الگ نہیں بلکہ اگر غور سے دیکھو تو خود وہ نبوت محمدیہ ہی ہے جو ایک پیرایہ جدید میں جلوہ گر ہوئی۔ یہی معنے اس فقرہ کے ہیں جو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے مسیح موعود کے حق میں فرمایا کہ نبی اللہ و امامکم منکم یعنی وہ نبی بھی ہے اور اُمتی بھی ہے ورنہ غیر کو اسجگہ قدم رکھنے کی جگہ نہیں مبارک وہ جو اس نکتہ کو سمجھے تا ہلاک ہونیسے بچ جائے۔ عیسیٰ علیہ السلام کو خدا نے وفات دیدی جیسا کہ خدا تعالےٰ کی صاف اور صریح آیت فلما توفیتنی کنت انت الرقیب علیہم اسپر شاہد ہے جس کے معنے آیات متعلقہ کے ساتھ یہ ہیں کہ خدا قیامت کو عیسیٰ سے پوچھے گا کہ کیا تو نے ہی اپنی اُمت کو یہ تعلیم دی تھی کہ مجھے اور میری ماں کو خدا کرکے مانو تو وہ جواب دینگے کہ جب تک میں ان میں تھا تو اونپر شاہد تھا اور انکا نگہبان تھا اور جب تو نے مجھے وفات دیدی تو پھر مجھے کیا علم تھا کہ میرے بعد وہ کس ضلالت میں مبتلا ہوئے۔ اب اگر کوئی چاہے تو آیت فلما توفیتنی کے یہ معنے کرے کہ جب تو نے مجھے وفات دیدی۔ اور چاہے تو اپنی ناحق کی ضد سے باز نہ آکر یہ معنے کرے کہ جب تو نے مع جسم عنصری مجھے آسمان پر اٹھالیا۔ بہرحال اس آیت سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ حضرت عیسےٰ دوبارہ دُنیا میں نہیں آئیں گے کیونکہ اگر وہ قیامت سے پہلے دوبارہ دنیا میں آئے ہوتے اور صلیب توڑی ہوتی تو اس صورت میں ممکن نہیں کہ عیسیٰ جو خدا کا نبی تھا ایسا صریح جھوٹ خدا تعالےٰ کے روبرو قیامت کے دن بولے گا کہ مجھے کچھ بھی خبر نہیں کہ میرے بعد میری اُمت نے یہ فاسد عقیدہ اختیار کیا کہ مجھے اور میری ماں کو خدا قرار دیدیا۔ کیا وہ شخص جو دوبارہ دُنیا میں آوے اور چالیس برس دنیا میں رہے اور عیسائیوں سے لڑائیاں لڑے۔ وہ نبی کہلا کر ایسا مکروہ جھوٹ بول سکتا ہے کہ مجھے کچھ بھی خبر نہیں پس جبکہ یہ آیت حضرت عیسیٰ کو دوبارہ آنیسے روکتی ہے ورنہ وہ دروغ گو ٹھہرتے ہیں۔ تو اگر وہ مع جسم عنصری آسمان پر ہیں اور بموجب تصریح اس آیت کے قیامت کے دن تک زمین پر نہیں اتریں گے تو کیا وہ آسمان پر ہی مریں گے اور آسمان میں ہی اُن کی قبر ہوگی لیکن آسمان پر مرنا آیت فیہا

تموتون کے برخلاف ہے۔ پس اس سے تو یہی ثابت ہوا کہ وہ آسمان پر مع جسم عنصری نہیں گئے بلکہ مر کر گئے اور جس حالت میں کتاب اللہ نے کمال تصریح سے یہ فیصلہ کر دیا تو پھر کتاب اللہ کی مخالفت کرنا اگر معصیت نہیں تو اور کیا ہے۔ اگر میں نہ آیا ہوتا تو محض اجتہادی غلطی قابل عفو تھی لیکن جب میں خدا کی طرف سے آگیا اور صریح اور سچے معنے قرآن شریف کے کھل گئے تو پھر بھی غلطی کو نہ چھوڑنا ایمانداری کا شیوہ نہیں میرے لئے خدا کے نشان آسمان پر بھی ظاہر ہوئے اور زمین پر بھی اور صدی کا بھی قریباً چوتھا حصہ گذر گیا اور ہزارہا نشان ظہور میں آگئے اور دنیا کی عمر سے ساتواں ہزار شروع ہو گیا تو پھر اب بھی حق کو قبول نہ کرنا یہ کس قسم کی سخت دلی ہے دیکھو میں بلند آواز سے کہتا ہوں کہ خدا کے نشان ابھی ختم نہیں ہوئے اوس پہلے زلزلے کے نشان کے بعد جو ۴ - اپریل ۱۹۰۵ء میں ظہور میں آیا جسکی ایک مدت پہلے خبر دیگئی تھی پھر خدا نے مجھے خبر دی کہ بہار کے زمانہ میں ایک اور سخت زلزلہ آنیوالا ہے وہ بہار کے دن ہونگے نہ معلوم کہ وہ ابتداء بہار کا ہوگا جبکہ درختوں میں پتا نکلتا ہے یا درمیان اسکا یا اخیر کے دن جیسا کہ الفاظ وحی الٰہی یہ ہیں۔ پھر بہار آئی خدا کی بات پھر پوری ہوئی۔ چونکہ پہلا زلزلہ بھی بہار کے ایام میں تھا اس لئے خدا نے خبر دی کہ وہ دوسرا زلزلہ بھی بہار میں ہی آئیگا اور چونکہ آخر جنوری میں بعض درختوں کا پتہ نکلنا شروع ہو جاتا ہے اس لئے اسی مہینہ سے خوف کے دن شروع ہونگے اور غالباً مئی کے اخیر تک وہ دن رہیں گے۔ ✤ اور خدا نے فرمایا زلزلة الساعة یعنی وہ زلزلہ قیامت کا نمونہ ہوگا۔ اور پھر فرمایا لک نری آیات و نہدم ما یعمرون ✤ یعنے تیرے لئے ہم نشان دکھلائیں گے اور جو عمارتیں بناتے جائینگے ہم اُن کو گراتے جائیں گے۔ اور پھر فرمایا بھونچال آیا اور شدت سے آیا زمین تہ و بالا کر دی۔ یعنی ایک سخت زلزلہ آئیگا اور زمین کو یعنی زمین کے بعض حصوں کو

✤ باوجود اسکے یہ خوب یاد رکھنا چاہیے کہ نبوت تشریعی کا دروازہ بعد آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے بالکل مسدود ہے اور قرآن مجید کے بعد اور کوئی کتاب نہیں جو نئے احکام سکھائے یا قرآن شریف کا حکم منسوخ کرے یا اُس کی پیروی معطل کرے بلکہ اسکا عمل قیامت تک ہے منہ

✤ مجھے معلوم نہیں کہ بہار کے دنوں سے مراد یہی بہار کے دن ہیں جو اس جاڑے کے گذرنے کے بعد آنیوالے ہیں یا کسی اور وقت پر اس پیشگوئی کا ظہور موقوف ہے جو بہار کا وقت ہوگا بہرحال خدا تعالےٰ کے کلام سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ بہار کے دن ہونگے خواہ کوئی بہار ہو مگر خدا ایک ایسے شخص کیطرح آئیگا جو رات کو پوشیدہ طور پر آتا ہے یہی خدا نے مجھے فرمایا ہے منہ

✤ ایک خدا کی وحی اس بارے میں یہ بھی ہے۔ تیرے لئے میرا نام چمکا منہ